

میگزین گلچی
ملن

یکم شوال ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴

بیم ادراب



جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان
تہذیب



یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا۔

مدیر: محمد عمران عاقل نائب مدیر: محمد کامران عاقل
 معاونین: انوار احمد قریشی ☆ محمد رضوان ☆ معراج الدین ☆ شکیل احمد
 کمپوزنگ / گرافکس: حمزہ شاہد علی 0321-2740018 پرنٹرز: آرٹسٹک

فہرست مضامین

- | | | | |
|----|--|----|--|
| 33 | نیا گرافال | 01 | ادارہ |
| 34 | کینسر! احتیاط علاج سے بہتر ہے | 02 | خطبہء صدارت |
| 37 | گفتگو کے آداب | 04 | میجر سسٹم (شکیل احمد ایڈوکیٹ) |
| 41 | ٹی وی نہ دیکھنے کے 10 فائدے | 05 | پیغام عید (شیخ روشن اختر) |
| 44 | اقوال زریں / تین دوست | 08 | پیغام عید (چوہدری محمد عین / چوہدری انیس احمد شیخ) |
| 45 | چڑیا کی فریاد / انصاف اور ویران بستیاں | 09 | بزم ادب - پیش منظر |
| 46 | اپیل جرم قربانی | 10 | بزم ادب ایکشن 2014 |
| 47 | اجتماعی قربانی | 11 | رمضان بچک کی تقسیم |
| 48 | سرجانی ٹاؤن پروجیکٹ III | 12 | تعزیتی پیغام |
| 50 | حکمت / دلچسپ معلومات | 13 | جمعیت حکیمان (دہلی) ایکشن 2013 |
| 51 | آپ ﷺ کے سوالات اور جوابات | 14 | حکیمان ایوارڈ |
| 52 | معصوم بچی کا حسرت ناک واقعہ | 16 | اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی |
| 53 | معلومات | 17 | اراکین بزم ادب کمیٹی 2014 |
| 59 | اچھی باتیں | 24 | استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب |
| 60 | ہائے رہے فیس بک | 25 | ترقیاتی کام - ایک جائزہ (انوار احمد قریشی) |
| 62 | معاونین اشہارات و اسٹیج | 26 | عید الفطر مسلمانوں کا ہڈ و قارنجیدہ تہوار |
| 63 | فہرست معاونین (نقد) | 28 | برادری کی اہمیت و اساس |
| 65 | بزم ادب رپورٹ (آمدن و خرچ) | 29 | ہم مائیں، ہم نہیں / خلیفہ کا چراغ |
| | | 30 | جشن آزادی ضرور منائیں |

اداریہ

السلام علیکم ----- حاضرین محفل کو دلی عید مبارک

بزم ادب 2014 کے لئے ہونے والے الیکشن میں راقم الحروف کو سیکریٹری نشر و اشاعت منتخب کیا گیا اور رواں سال بزم ادب 2014 کے لئے ایک بار پھر منتخب کیا گیا۔ جس کے لئے میں اراکین بزم ادب کا مشکور ہوں۔ میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ میگزین ”ملن“ کی طبع و طباعت کا مجھے موقع دیا گیا۔

میگزین ملن کی اشاعت کی ذمہ داریوں میں میرے ساتھ جناب انوار احمد قریشی، جناب محمد کامران عاقل، جناب شکیل احمد اور جناب معراج الدین نے بہت معاونت فرمائی جس کے سبب ایک نہایت مشکل کام میرے لئے آسان ہوا اور آج میگزین ملن آپ کے ہاتھ میں ہے۔

میگزین ملن کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں اشتہارات کی صورت میں تعاون کرنے پر اپنے تمام مشتہرین حضرات اور اداروں کا بھی شکر گزار ہوں۔

میں ان تمام قلم کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی تحریروں سے اس میگزین کو سجایا گیا ہے۔ آخر میں، میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے اراکین کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کروں گا کہ جن کی رہنمائی نے مجھے حوصلہ دیا اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ اس میگزین میں شائع ہونے والی تحریروں پڑھنے والوں کو ضرور متاثر کریں گی۔

شکریہ

محمد عمران عاقل (مکہ اسٹیٹ)

مدیر ملن

میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ نئے لوگوں کو کمیٹی میں منتخب کروں تاکہ آگے چل کر وہ ہماری جگہ سنبھال سکیں۔ میں اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب رہا ہوں۔ الحمد للہ ہماری ٹیم میں کافی نئے لوگ شامل ہوئے ہیں اور کئی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں۔

بزم ادب کا ترجمان میگزین ”ملن“ آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں شائع ہونے والی تحریریں، مضامین اور دیگر مواد افراد برادری کے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ میگزین ”ملن“ صرف اور صرف افراد برادری کی تحریروں اور مضامین سے سجایا جاتا ہے۔ میں اس میگزین کے لئے اشتہارات دینے والے اداروں اور افراد کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی بذریعہ اشتہار معاونت ہی کی بدولت اس میگزین کی طباعت ممکن ہوئی ہے۔ میں ”ملن“ کی تیاری، تدوین طباعت کے محنت طلب کام کو بخوبی سرانجام دینے پر سیکریٹری نشر و اشاعت جناب محمد عمران عاقل اور ان کی معاونت کرنے پر جناب معراج الدین، جناب یاسر عرفات اور جناب انوار احمد قریشی، جناب کامران عاقل، جناب امتیاز صاحب، جناب دانیال احمد کو بھرپور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آخر میں ان تمام افراد کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بزم کو سجانے کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بھرپور مالی معاونت فرمائی اور ہماری راہنمائی فرمائی۔ میں اس سلسلے میں جناب معراج الدین سابق صدر بزم ادب اور جناب انوار احمد قریشی چیف ایڈوائزر کمیٹی کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس گلدستہ کو سجانے میں میری بھرپور مدد فرمائی اور آج کے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔ اپنی جانب سے میں ایک بار پھر حاضرین محفل کو عید سعید کی پُرسرت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

شکیل احمد ایڈووکیٹ

0333-2110667

0313-2181319

صدر بزم ادب

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

میسجز سسٹم / فیس بک ایک جائزہ رپورٹ (شکیل احمد ایڈووکیٹ) جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

السلام علیکم،

میج سسٹم گذشتہ 4 سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ برادری میں چل رہا ہے اس جدید ترقی کے دور میں نیٹ ورکنگ نے بڑی ترقی کی ہے وہیں ہماری برادری نے بھی ترقی کی ہے۔ ہماری برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی بروقت اطلاع، برادری میں کسی کے انتقال کی خبر میج کے ذریعے دو گھنٹے میں پورے پاکستان میں ڈسپلے ہوتی ہے۔ الحمد للہ ہمارے پاس برادری کے لوگوں کے ایک ہزار موبائل رجسٹرڈ ہیں جن میں پورے پاکستان میں میج ڈسپلے ہوتے ہیں پوری برادری کے لوگوں سے درخواست ہے کہ جن لوگوں نے اپنے موبائل نمبر برادری میں رجسٹرڈ نہیں کرائے ہیں وہ فوری طور پر اپنے نمبر رجسٹرڈ کرائیں اور جن لوگوں کے موبائل نمبر رجسٹرڈ ہیں اور انہوں نے اپنا موبائل نمبر تبدیل کر لیا ہے وہ بھی اپنے پرانے نمبر کے ساتھ نیا نمبر بھی رجسٹرڈ کرائیں۔ الحمد للہ ہم انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ بہت جلد برادری کے لوگوں کے لئے انٹرنیشنل میج سسٹم بھی جلد شروع کیا جا رہا ہے۔ اس کا باقاعدہ اعلان جمعیت کے صدر شیخ روشن اختر بہت جلد کریں گے۔

فیس بک (ID:

Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

جدید ٹیکنالوجی کے دور میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کی فیس بک بھی بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے جس میں برادری کے پوری دنیا سے تقریباً ایک ہزار نمبر ہیں۔ اس میں برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی فوٹوز، برادری کے بارے میں ساری معلومات اور برادری کی تمام خبریں موجود ہیں۔ برادری کے تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ جو لوگ فیس بک استعمال کرتے ہیں وہ جمعیت کی فیس بک کو بھی جوائن کریں اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی بتائیں یہ آپکی اخلاقی ذمے داری ہے۔ دیگر کسی بھی قسم کی معلومات کے لئے اور موبائل میسجز سسٹم کروانے کے لئے رابطہ کریں۔

شکیل احمد (ایڈووکیٹ)

انچارج کمیونیکیشن (انفارمیشن)

جوائنٹ سیکریٹری

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

0333-2110667, 0313-2181319

0345-2468025, 0300-3654115

ای میل: kashanestate@gmail.com



پیغامِ عید

جمعیت حکیمان (دہلی) ویلفیئر آرگنائزیشن

سب سے پہلے آپ سب لوگوں کو میری طرف سے دلی عید مبارک۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو ایسی بے شمار عیدیں اور خوشیاں نصیب فرمائے (آمین)

صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سے میری اور پوری مجلس اعلیٰ انتظامیہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ برادری کے مستحق لوگوں کیلئے ہر سطح فلاحی کیئے جائیں تاکہ یہ لوگ بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور بھرپور طریقے سے زندگی گزاریں۔ جو فلاحی کام کئے ان کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے۔

1۔ اپنا گھر: آج کل کے دور میں اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جس کے پاس اپنی چھت نہیں ہے اسکے لیئے مکان بنانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اسی نظریہ کے تحت ہم نے اس بات کا بیڑہ اٹھایا کہ لوگوں کو مالکانہ حقوق کے ساتھ مکان، فلیٹ دیں گے۔ جب میں نے یہ اسکیم شروع کی تو ایک فلیٹ دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہوگا یہ بہت مشکل کام ہے ہم نے ہمت کی اللہ نے مدد کی۔ ہم اب تک 16 مکانوں کی مرمت کراچکے ہیں اس میں سے 3 مکان ایسے ہیں جن کی پوری تعمیر ہوئی ہے اس کے علاوہ ہم 32 مکانات، فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ دے چکے ہیں۔ جس میں سے 7 مکانات، فلیٹ مختلف جگہوں پر اور 26 مکانات، فلیٹ سرجانی میں دو بلڈنگ میں ہیں۔ الحمد للہ ہم نے ایک اور بلڈنگ کا سنگ بنیاد سرجانی ٹاؤن میں رکھا اور اس کا ایک فلور مکمل ہو چکا ہے۔ سیکنڈ فلور کا کام جاری ہے۔ امید ہے اسی سال انشاء اللہ مزید 12 مکانات، فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق لوگوں کی دیئے جائیں گے۔ یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

2۔ تعلیمی وظائف:- میری شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ برادری کا کوئی بچہ یا بچی صرف پیسے کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اپنے اس مشن میں کامیاب ہوں۔ آج بھی تین سو کے لگ بھگ طلباء و طالبات پوسٹ گریجویٹ تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیم ہی کی بدولت ہم برادری سے غربت کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

3۔ روزگار اسکیم: ہم نے ایک اسکیم بے روزگار لوگوں کے لیئے متعارف کرائی تھی۔ جس کے تحت ہم نے CNG رکشہ مالکانہ حقوق کے ساتھ لوگوں میں تقسیم کیئے۔ اس کے علاوہ نقد رقوم کی صورت میں بھی لوگوں کو روزگار کیلئے مواقع دیئے گئے۔

4- ماہانہ وظائف: برادری کی وہ خواتین جو کہ بیوہ ہیں یا وہ لوگ جن کا کوئی ذرائع آمدن نہیں ان لوگوں کیلئے ماہانہ وظائف کا سلسلہ جاری ہے گوکہ یہ رقم بہت زیادہ نہیں ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ ان کی مدد زیادہ سے زیادہ ہوتی رہے۔

5- علاج معالجہ اشادی بیاہ: برادری کے وہ مستحق لوگ جو کہ اپنا علاج بھی نہیں کرا سکتے۔ اس کے علاوہ مستحق لڑکیوں کی شادی کے موقع پر بھی جمعیت کی طرف سے امداد کا سلسلہ جاری ہے۔

6- لون کی ادائیگی: برادری کے مستحق لوگ جن کے فلیٹ یا مکانوں پر لون ہے اور وہ اس کو ادا نہیں کر پارہے ہیں اس سلسلے میں بھی جمعیت ان کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ الحمد للہ یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکتے ہیں۔ ہم نے جب چارج سنبھالا تھا اس وقت زکوٰۃ کی پوزیشن بہت کم تھی۔ آج ماشاء اللہ سے بہتر ہے۔

7- رمضان پیکیج: الحمد للہ ہم نے چار پانچ سال سے رمضان پیکیج کا جو سلسلہ شروع کیا وہ کامیابی سے جاری ہے۔ اس میں ہر سال بہتری آرہی ہے۔ اس سال ہم نے 4500 روپے کی اجناس اور 5 ہزار روپے کیش دیا یہ پیکیج ہم نے تقریباً 200 مستحق گھرانوں میں تقسیم کیا۔ میں اس کام کیلئے اپنی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ خاص طور سے جناب ناظم الدین بقائی صاحب جو اسکے کنوینیر بھی تھے انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ میں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ تعمیری کام ہونے چاہئے۔ فرینڈز سرکل جو کہ ماشاء اللہ بہت اچھا کام کر رہی ہے ان سے بھی میں نے کہا کہ سوشل مصروفیات کے ساتھ ساتھ تعمیری کام بھی کرو۔ مثلاً کسی بھی ایک بچے کی پڑھائی کی ذمہ داری دل کی گہراہیوں سے قبول کرنی چاہیے۔ وہ وقت دور نہیں جب برادری سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔

8- موبائل اور انٹرنیٹ سروس: دور حاضر میں کمیونیکیشن کو بہت اہمیت حاصل ہے آپ لوگوں کو برادری کی خوشی اور غم اسکے علاوہ مختلف پروگراموں کے بارے میں معلومات کیلئے ہم نے موبائل Message سروس شروع کی ہے جس کے انچارج جناب شکیل احمد صاحب ہیں میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ کام بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اسکے علاوہ Facebook پر بھی تمام پروگراموں کی تفصیل تصاویر کے ساتھ بھی Update ہو رہی ہیں۔ آپ حضرات Facebook کی ID پر جا کر تازہ ترین معلومات حاصل کر سکتے ہیں ID یہ ہے۔

jamiat_hakimaan_dehli_welfare_org@yahoo.com

اس کے علاوہ موبائل پر jhdnews (space) follow لکھ کر 40404 پر Send کریں اور Update خبریں حاصل کریں۔

آخر میں کچھ گزارشات آپ لوگوں سے کرنا چاہتا ہوں کہ

1- برادری کے مستحق طلباء تعلیم میں معاونت کیلئے اپنی درخواستیں احباب صادق ہال میں صدر جمعیت حکیمان (دہلی) یا کسی بھی ممبر مجلس اعلیٰ کو فارم پر کر کے دے سکتے ہیں۔

2- برادری کے مستحق افراد روزگار اسکیم میں CNG رکشہ کیلئے درخواستیں دے سکتے ہیں۔

3- مستحق افراد ماہانہ وظائف شادی بیاہ، علاج و معالجہ کے لیے بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

4- دوکانوں کے بارے میں ہم نے ایک فتویٰ مفتی حضرات کے پاس بھیجا ہوا ہے۔ اگر فیصلہ حق میں آ گیا جو اس کیلئے بھی لائحہ عمل بنائیں گے۔

5- ایک خوشخبری سرجانی ٹاؤن، نارتھ کراچی، نیو کراچی کے لوگوں کیلئے ہیں کہ ہمارے زیر تعمیر پروجیکٹ جو کہ سرجانی میں واقع ہے اس کی چھت پر ایک ہال جس میں تقریباً 300 افراد کی ضیافت ہو سکے۔ اس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپ حضرات مستقبل میں اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

الحمد للہ یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے ممکن ہو سکتے ہیں۔ ہماری برادری کے لوگوں کا جذبہ قابل دید ہے خاص طور پر اس سال ہمارے لوگوں نے بہت حوصلہ افزائی کی ہے اور زکوٰۃ خود ہمارے پاس آ کر ہم کو دی۔ جس سے ہمارے حوصلے بھی بلند ہوئے۔ انشاء اللہ اگر آپ لوگوں کا تعاون ہمارے ساتھ شامل حال رہا تو یہ برادری پاکستان کی خوشحالی برادریوں میں سے ایک ہوگی۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
شیخ روشن اختر

صدر جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

021-36642771

0300-2789558

0335-3256994

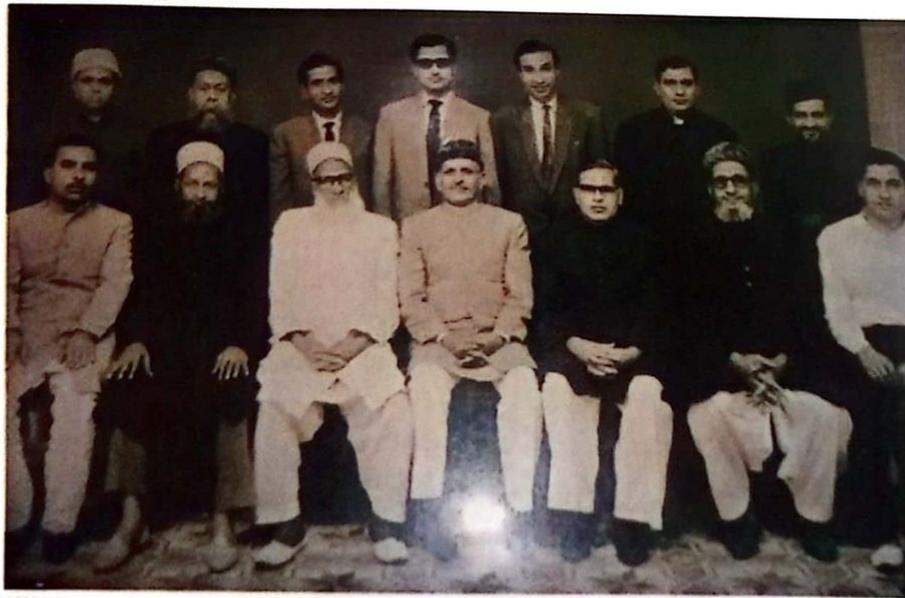


پیغامِ عید

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ رب العزت کا کرم و احسان ہے اس نے ہم کو رمضان المبارک عطا فرمایا۔ اور تکمیل بندگی کے عوض عید عطا فرمائی یہ دن ہم کو اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے جو رمضان کی شکل میں ہم کو عطا ہوا اس کا شکر ادا کیا جائے اور عہد کیا جائے کہ ہم آنے والے سال کے گیارہ ماہ رمضان المبارک کی طرح گناہوں سے پرہیز کریں جس طرح ہم نے رمضان المبارک میں اللہ کی بندگی کی اسی طرح پورے سال اللہ کی بندگی میں مصروف رہیں۔ ہم جو خوشی منا رہے ہیں اس کرم کی جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر کر دیا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ جو مغفرت ہماری ہوئی ہے اس کو برقرار رکھیں۔ تاکہ اعمال کی دولت ضائع نہ ہو۔ ہمارے لئے یہ موقع ہے کہ ہم اپنے رب سے عہد کریں کہ آئندہ ہماری زندگی میں اللہ کی بغاوت کا کوئی فعل کر دار نہ ہوگا۔

ہم اس موقع پر اراکین جمعیت کے شکر گزار ہیں کہ پچھلے سالوں کی محنت رائیگاں نہیں گئی اور برادری کی تقریبات میں مخلوص محفلیں بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں آئندہ بھی تمام تقریبات میں شریعت کے خلاف کوئی عمل نہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہی عید کا پیغام ہے اور عید مبارک جب ہوگی۔ جب ہم عمل پیرا ہونگے۔

چوہدری محمد مبین
چوہدری انیس احمد شیخ



بزم ادب - پیش منظر

دنیا کے نقشے پر پاکستان جس کا نام ابھرنے سے پہلے ہمارے معزز اور صاحب بصرت جناب محمد دین خلتقی نے برادری کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم جمع کرنے کا جو بیڑا اٹھایا تھا اس کو آج ہم بزم ادب کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ جناب خلتقی صاحب کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر ہے جس کو آج ہم سب مل کر آگے بڑھا رہے ہیں۔

1923ء میں اس تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد افراد برادری میں باہمی یگانگیت، مذہبی، اخلاقی ادبی اور ثقافتی ذوق کو اجاگر کرنا تھا اور ہے۔ اس بزم کو کامیابی سے یہاں تک پہنچانے میں جناب خلتقی صاحب کے علاوہ جو بزرگ و محترم رہنما ہے وہ یہ ہیں۔

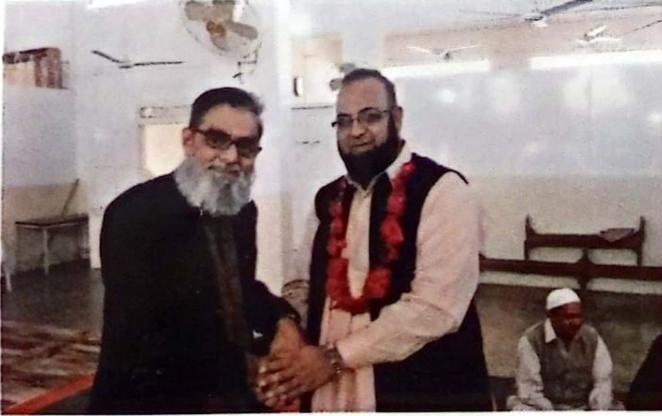
- | | | | |
|------|---|------|---|
| (۱) | بانی بزم ادب منشی محمد دین خلتقی (مرحوم) | (۲) | صدر بزم ادب جناب حکیم امتیاز الدین (مرحوم) |
| (۳) | صدر بزم ادب جناب شیخ فضل عظیم (مرحوم) | (۴) | صدر بزم ادب جناب شیخ فضل الہی (مرحوم) |
| (۵) | صدر بزم ادب جناب بابو محمد اسلام (مرحوم) | (۶) | صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور (مرحوم) |
| (۷) | صدر بزم ادب جناب شیخ نثار احمد قدسی | (۸) | صدر بزم ادب جناب شیخ عظیم بخش ارتقائی |
| (۹) | صدر بزم ادب جناب حاجی مقصود حسین صاحب | (۱۰) | صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر معین الدین بقائی (مرحوم) |
| (۱۱) | صدر بزم ادب جناب حکیم محمد زکی (مرحوم) | (۱۲) | صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر صبیح الدین بقائی (مرحوم) |
| (۱۳) | صدر بزم ادب جناب حکیم حنیف صاحب | (۱۴) | صدر بزم ادب جناب حکیم خیر الحسن صاحب |
| (۱۵) | صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منظور صاحب | (۱۶) | صدر بزم ادب جناب شیخ عبد المجید (مرحوم) |
| (۱۷) | صدر بزم ادب جناب حکیم عبدالحق زکائی (مرحوم) | (۱۸) | صدر بزم ادب جناب شیخ محمد عاشقین صاحب |
| (۱۹) | صدر بزم ادب جناب شیخ ہمایوں اختر صاحب | (۲۰) | صدر بزم ادب جناب شیخ ابر الحسن صاحب |
| (۲۱) | صدر بزم ادب جناب شیخ حسین محمد گلزار صاحب | (۲۲) | صدر بزم ادب جناب اخوندزادہ مظہر اختر فریدی صاحب |
| (۲۳) | صدر بزم ادب جناب محمد اقبال صاحب | (۲۴) | صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب |
| (۲۵) | صدر بزم ادب جناب محمد آصف صاحب | (۲۶) | صدر بزم ادب جناب معراج الدین صاحب |
| (۲۷) | صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب | (۲۸) | صدر بزم ادب جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ) |

ان تمام لوگوں نے اس تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا آج اس اجتماع کو دیکھ کر آج تمام یافتہ صاحب بصیرت لوگوں پر رشک آتا ہے کہ جنہوں نے آج سے بہت پہلے آج کی ضروریات کو محسوس کیا آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بالخصوص کراچی جیسے وسیع و عریض شہر کے مختلف گوشوں میں افراد برادری مقیم ہیں اور زندگیوں میں انہماک بھی اتنا ہے کہ افراد برادری کا قریب ہوتا کو کجا ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہونا بھی مشکل ہو چکا ہے اس صورت میں سب کا ایک ساتھ مل کر بیٹھنا ایک ناقابل یقین نظارہ ہوتا ہے۔ یہ ہم سب کی دعا ہے کہ یہ بزم اسی طرح آگے بڑھتی جائے اور جو روایت پڑچکی یہ برقرار ہے۔ (آمین)

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

بزم ادب الیکشن 2014ء

بزم ادب کمیٹی کے الیکشن مورخہ 15 جون 2014ء بروز اتوار بمقام احباب صادق ہال A-579، بلاک ڈی، نارٹھ ناظم آباد میں الیکشن کمشنر جناب نسیم الدین (ایڈووکیٹ) بزم ادب الیکشن کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ جس میں بزم ادب کمیٹی 2014ء کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب شکیل احمد صاحب صدر اور انوار احمد قریشی چیف ایڈوائزر منتخب ہوئے۔



جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

رمضان پیکیج کی تقسیم اور دوسری امداد

الحمد للہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکیج کا اجراء جناب شیخ روشن اختر کی سربراہی میں منعقد ہوا جس کے کنوینئر جناب ناظم الدین بقائی صاحب تھے ان کی معاونت جناب سلیم احمد (مرچ والے) جناب نسیم الدین صاحب، جناب شکیل احمد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنوری اختر صاحب، جناب محمد کامران عاقل صاحب، عمران عزیز صاحب، جناب چودھری انیس صاحب، جناب چودھری محمد مبین صاحب، عابد انور صاحب اور مجلس اعلیٰ کے تمام ممبران نے کی۔ جناب ناظم الدین بقائی صاحب نے شب و روز کی محنت کے بعد رمضان پیکیج کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس دفعہ کے پیکیج میں نہ صرف کوالٹی کا معیار بلکہ تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس سال رمضان پیکیج میں 4500 روپے مالیت کا اجناس اور 5000 روپے کیش 200 خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم کا طریقہ کار بھی بڑا اشفاق اور جامع تھا۔ تقسیم والے دن جناب صدر صاحب، چودھری صاحبان نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا اس کے علاوہ تمام ممبران مجلس اعلیٰ نے بھی ناظم الدین بقائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ رمضان پیکیج کی خاص بات یہ تھی کہ لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ناظم الدین بقائی صاحب نے بھی بھاگ دوڑ کر کے کئی چیزیں ڈسکاؤنٹ پر لیں۔ جس کی وجہ سے اجناس میں کئی چیزوں کا اضافہ ہوا اور اس طرح انیس لاکھ کا یہ پیکیج پایہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا۔ اگر آپ لوگوں کا تعاون شامل حال رہا تو انشاء اللہ آنے والے سالوں میں اس سے بہتر رمضان پیکیج کا اجراء ممکن ہو سکے گا۔

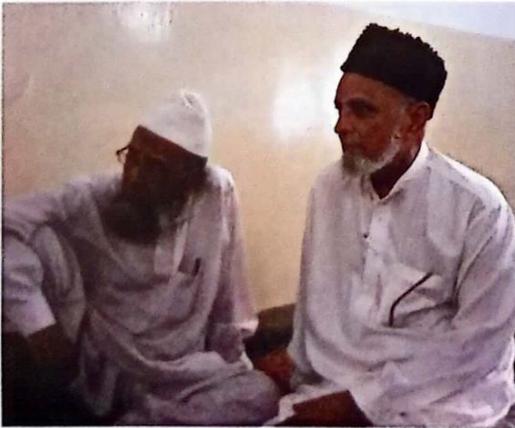
انوار احمد قریشی

ایڈیشنل جنرل سیکریٹری



تعزیتی پیغام

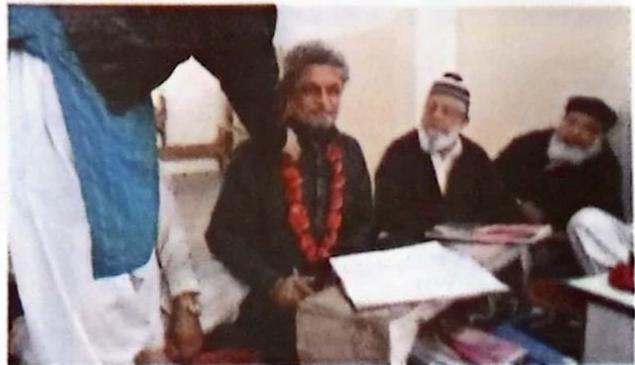
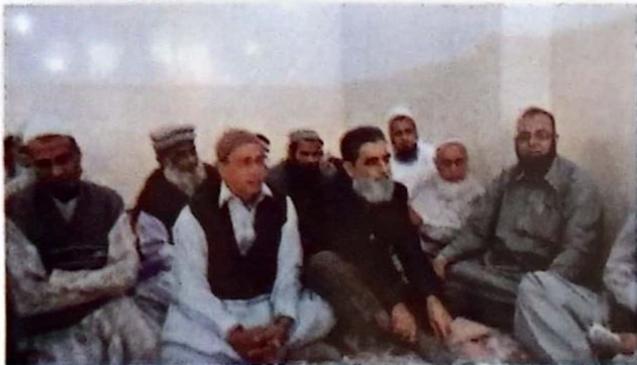
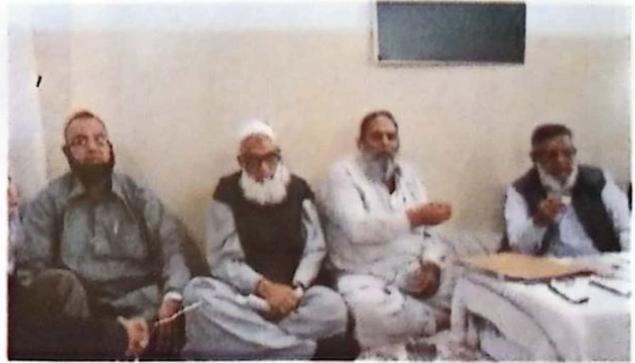
برادری کے سابق صدر جناب بابو محمد تقی صاحب (مرحوم) اور ممبر مجلس اعلیٰ جناب امیر حسن جیلانی صاحب (مرحوم) اور برادری کے کئی ممبران دنیا فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ہم سب دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کی مغفرت فرمائے (امین) اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم سب لوگوں کو ان کی کمی ہر وقت، ہر جگہ محسوس ہوتی ہے ان لوگوں کی خدمات برادری کے لیے بیش قیمت ہیں۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔



جمعیت حکیمان (دہلی) الیکشن 2013ء

مجلس اعلیٰ:-

مجلس اعلیٰ جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے الیکشن 29 دسمبر 2013 میں منعقد ہوئے۔ جس میں صدر جناب شیخ روشن اختر صاحب، چوہدری محمد مبین صاحب اور چوہدری انیس احمد شیخ صاحب اور 14 ممبران کا انتخاب عمل میں آیا۔

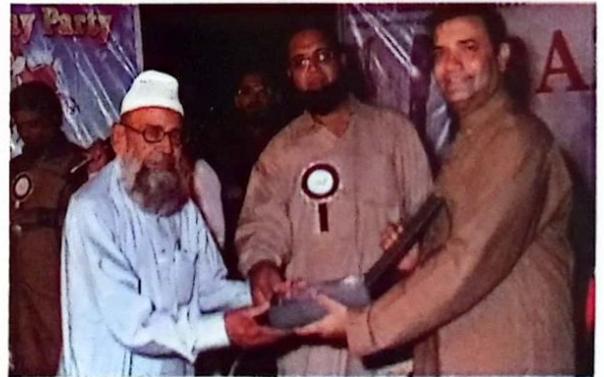
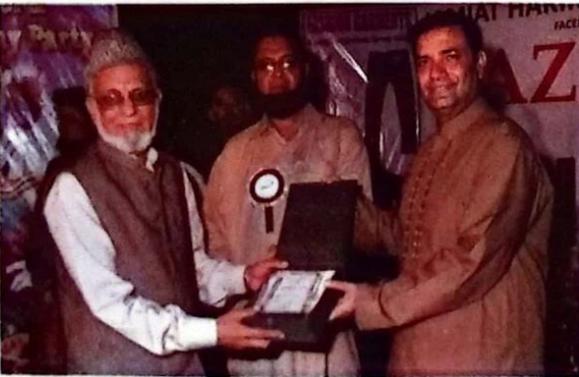
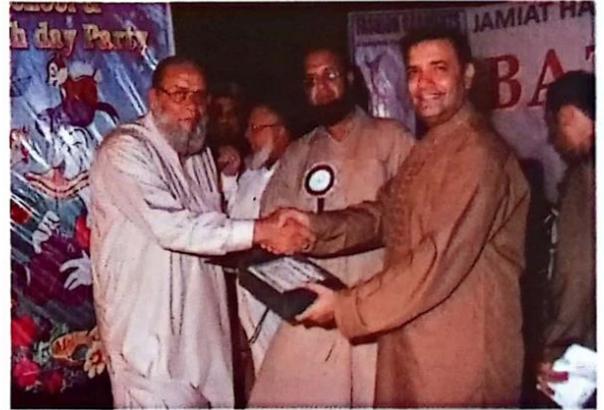


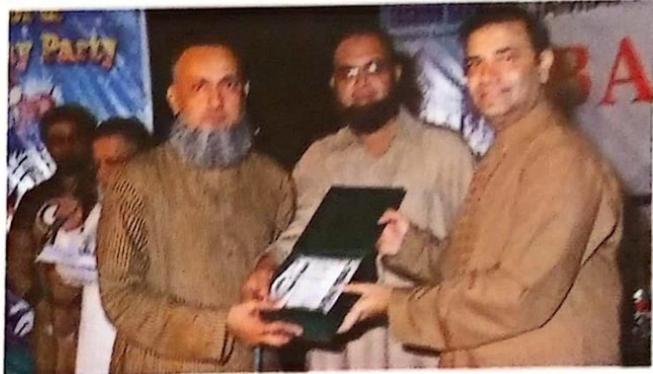
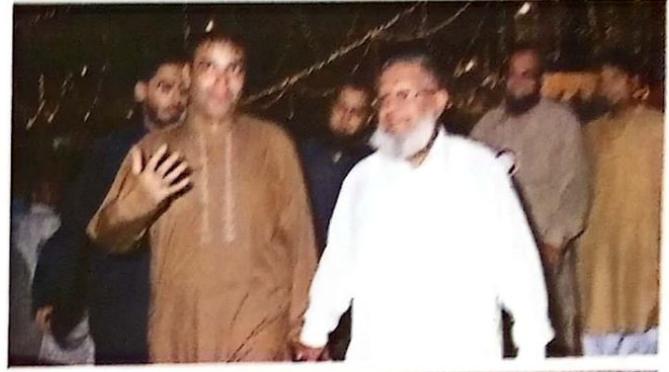
حکیمان ایوارڈ

بزم ادب 2012 سے حکیمان ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہماری برادری کے وہ لوگ جنہوں نے برادری کے لئے خدمات انجام دی ہیں ان کو ایوارڈ دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ الحمد للہ ہم نے بزم ادب کے پلیٹ فارم سے 2012 میں 10 افراد کو اور 2013 میں 12 افراد کو ایوارڈ دیئے گئے جو ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ سینٹرل کراچی ڈاکٹر سیف الرحمان نے تقسیم کیئے جو کے بزم ادب 2013 کے مہمان خصوصی تھے اور 2014 میں مزید 10 افراد کو ایوارڈ دیئے جائینگے۔ جو قوم اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی انشاء اللہ اگر مزید موقع ملا تو حکیمان ایوارڈ کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

شکیل احمد ایڈووکیٹ

صدر بزم ادب 2014





اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی، جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

موبائل نمبر	نام	عہدہ
0300-2789558	جناب شیخ روشن اختر	صدر
0312-2034740	ناظم الدین بقائی	نائب صدر
0333-3099973	جناب محمد مبین	چوہدری
0321-2421557	جناب انیس احمد شیخ	چوہدری
0333-2382058	جناب نسیم الدین (ایڈوکیٹ)	جنرل سیکریٹری
0308-2011585	انوار احمد قریشی	ایڈیشنل جنرل سیکریٹری
0333-2110667	جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ)	جوائنٹ سیکریٹری
0333-3438070	جناب سلیم احمد	لٹرچر سیکریٹری
0300-2200172	جناب تنویر احمد	فنانس سیکریٹری
0321-2268747	جناب شیخ محمود احمد	ممبر
0300-9286924	جناب محمد دین شباب	ممبر
0345-2453354	جناب محمد کامران عاقل	آڈیٹر
0333-3048522	جناب منصور احمد	ممبر
0300-8216914	جناب عابد انور صاحب	ممبر
0300-9254618	جناب عمران عزیز	ممبر
0321-2451532	جناب حسین الدین	ممبر
0300-9274807	جناب مسعود احمد	ممبر

اراکین بزم ادب کمیٹی 2014

موبائل نمبر

نام

عہدہ

0333-2110667

0313-2181319

فکلیل احمد ایڈووکیٹ (کاشان اسٹیٹ والے)

صدر

0308-2011858

جناب انوار احمد قریشی صاحب

چیف ایڈوائزر

0364-4049618

محمد امتیاز

نائب صدر

0300-2287901

راحیل احمد قریشی

جنرل سیکریٹری

0346-2009994

جناب معراج الدین صاحب

ایڈیشنل سیکریٹری

0300-9207775

یاسر عرفات

جوینٹ سیکریٹری

0345-2453354

محمد کامران عاقل

فنانس سیکریٹری

0333-2206711

محمد عمران عاقل

لٹریچر سیکریٹری

0321-2016700

نصیر احمد

سوشل سیکریٹری

0344-2982939

عمران ممتاز

پروگرام سیکریٹری

0314-2317506

محمد طاہر

پروگرام سیکریٹری

0345-1292634

دانیال احمد

انفارمیشن سیکریٹری

0333-2114671

سلیمان علی

مینجمنٹ سیکریٹری

0321-2451532

حسین الدین

کوآرڈینیٹر

اراکین بزم ادب کمیٹی 2014

موبائل نمبر	نام	عہدہ
0333-3438060	سمید احمد	جوائنٹ فائننس سیکریٹری
0321-2565097	محمد رضوان عاقل	جوائنٹ پروگرام سیکریٹری
0333-3026847	نبیل احمد	جوائنٹ انفارمیشن سیکریٹری
0300-2177715	سلیم شہزاد	جوائنٹ سوشل سیکریٹری
0311-3712787	خالد متین	جوائنٹ لٹریچر سیکریٹری
0332-2134579	طلحہ علی	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0313-8190419	محمد دانش	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0315-2766253	عقیل احمد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0313-6677264	نوید شفی	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0321-8963601	فرحان شفی	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0345-2067638	محمد سہیل	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0322-2996702	شیخ محمد عدنان	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0345-3360016	محمد شہزاد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0333-3012636	منیر احمد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0300-2341912	اطہر احمد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0345-3055368	عبید احمد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0333-2166096	وسیم احمد	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری
0333-3123662	طاہر علی	جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری

اراکین بزم ادب کمیٹی 2014



صدر

شکیل احمد ایڈوکیٹ (کاشان اسٹیٹ والے)

0333-2110667



چیف ایڈوائزر

جناب انوار احمد قریشی صاحب

0308-2011858



نائب صدر

محمد امتیاز

0364-4049618



جمنل سیکریٹری

راہیل احمد قریشی

0300-2287901



محمد کارمان ماقل (نلس سیکریٹری)

0345-2453354



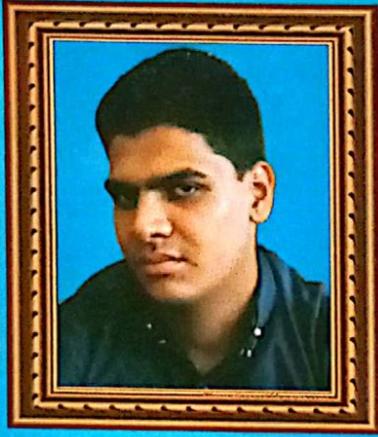
محمد عمران عاقل (لٹرچر سیکریٹری)
0333-2206711



ایڈیشنل سیکریٹری
جناب معراج الدین صاحب
0346-2009994



یاسر عرفات (جوائنٹ سیکریٹری)
0300-9207775



دانیال احمد (انفارمیشن سیکریٹری)
0345-1292634



عمران ممتاز (پروگرام سیکریٹری)
0344-2982939



نصیر احمد (سوشل سیکریٹری)
0321-2016700



سید احمد (جوائنٹ فائننس سیکریٹری)
0333-3438060



حسین الدین (کوآرڈینیٹر)
0321-2451532



سلمان علی (ہیڈمنٹ سیکریٹری)
0333-2114671



سلیم شہزاد (جوائنٹ سوشل سیکریٹری)
0300-2177715



نیل احمد (جوائنٹ انفارمیشن سیکریٹری)
0333-3026847



محمد رضوان ماقول (جوائنٹ پروگرام سیکریٹری)
0321-2565097



محمد دانش (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0313-8190419



طلحہ علی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0332-2134579



عقیل احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0315-2766253



فرحان شفی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0321-8963601



نوید شفی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0313-6677264



محمد شہزاد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0345-3360016

مِلن میگزین کراچی ۲۰۱۴ء مطابق کیم شوال ۱۴۳۵ھ



شیخ محمد عدنان (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0322-2996702



محمد سہیل (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0345-2067638



عبید احمد (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0345-3055368



اطہر احمد (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0300-2341912



میر احمد (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0333-3012636



وسیم احمد (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0333-2166096



طاہر علی (جوائنت منجنت سیکریٹری)

0333-3123662



محمد دین شاہ (سابقہ جنرل سیکریٹری)

0300-9286924

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب

جناب محمد مستقیم صاحب	استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب
جناب ڈاکٹر مسعود ذکائی	جناب روشن اختر صاحب (صدر جمعیت)
جناب شیخ تاج احمد صاحب	جناب ناظم الدین بقائی صاحب نائب صدر جمعیت
جناب وقار نقی صاحب (نقعی برادرز)	جناب نسیم الدین صاحب (ایڈوکیٹ) جنرل سیکریٹری جمعیت
جناب اہتمام الدین صاحب	جناب چوہدری محمد مبین صاحب
جناب منصور صاحب (بلڈنگ ہارڈویئر)	جناب چوہدری محمد انیس صاحب
جناب منظور احمد شیخ صاحب	جناب شیخ محمود احمد صاحب
جناب انصار قریشی صاحب	جناب تنویر اختر صاحب
جناب امتیاز ذکائی صاحب	جناب فاروق احمد سعید
جناب شکیل احمد نوری صاحب	جناب محمد اعظم صاحب
جناب محمد حارث صاحب	جناب منصور صاحب (فیشن گارمنٹس)
جناب محمد عاطف صاحب	جناب امتیاز بقائی صاحب
جناب ارشد پرویز صاحب	جناب محمد آصف صاحب
جناب انتخاب احمد صاحب	جناب ممتاز احمد صاحب
جناب سلطان احمد صاحب (ایڈوکیٹ)	جناب منصور احمد صاحب (چھالیہ والے)
جناب وسیم احمد (وسیم اسٹیٹ)	جناب تنویر احمد صاحب (کپڑے والے)
جناب لاریب زکائی	جناب ڈاکٹر عبدالباسط صاحب
جناب شاہد احمد (شاہد برادرز)	جناب احسن ذکی صاحب
جناب محمد سہیل کپڑے والے	جناب مختار احمد شیخ صاحب
جناب سعید احمد قریشی صاحب	جناب عزیز حسن جیلانی صاحب
جناب عابد انور صاحب	جناب عنصر پاشا صاحب (حیدرآباد والے)
جناب مرسلین صاحب (نقعی برادرز والے)	جناب شیخ رئیس احمد صاحب

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان ترقیاتی کام۔ ایک جائزہ

مجلس اعلیٰ جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے الیکشن 2013ء میں منعقد ہوئے۔ پچھلے سالوں میں مجلس اعلیٰ نے جو ترقیاتی کام کیئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ فلیٹ / مکان:
 - ۲۔ مرمت / تعمیر:
 - ۳۔ تعلیمی وظائف:
 - ۴۔ ماہانہ وظائف:
 - ۵۔ کاروبار / روزگار اسکیم:
 - ۶۔ علاج معالجہ / قرض کی ادائیگی:
 - ۷۔ رمضان پنچ:
- مجلس اعلیٰ نے 32 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق خاندانوں میں تقسیم کیئے۔
مجلس اعلیٰ نے 3 مکانات از سر نو تعمیر کئے اس کے علاوہ 16 مکانات کی مرمت / تعمیر کی۔
برادری کے ہر بچے کو جو پڑھنا چاہتا ہے اسکو تعلیمی وظائف دیئے۔ تقریباً 300 کے قریب طالب علموں کو پاسٹ گریجویٹ تک وظائف دیئے گئے۔ یہ سلسلہ جاری ہے۔
بیواؤں اور مستحق کاندانوں میں ماہانہ وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ تقریباً 36 خاندان اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔
- لوگوں میں CNG رکشہ مالکانہ حقوق کے ساتھ تقسیم کیئے گئے۔
علاج معالجہ / قرض کی ادائیگی: علاج معالجہ اور قرض کی ادائیگی کے لیے مستحق خاندانوں میں نقد رقم کی تقسیم کی گئی۔
ہر سال رمضان میں تقریباً 200 خاندان میں اجناس اور نقد رقم تقسیم کی گئیں۔

یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ آپ لوگوں سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی زکوٰۃ، چرم قربانی، زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیت حکیمان (دہلی) کو دیں تاکہ برادری سے غربت اور جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔

آپ کے تعاون کے طلبگار مجلس اعلیٰ کمیٹی۔

انوار احمد قریشی
ایڈیشنل جنرل سیکریٹری

عید الفطر مسلمانوں کا پُر وقار سنجیدہ تہوار!

عید الفطر رمضان کے ۳۰ روزوں کے بعد شکرانے کے طور پر مسلمان مناتے ہیں۔ اس موقع پر عید گاہوں اور شہر کی بڑی بڑی مساجد میں مسلمان ۲ رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اپنے غریب مسلمان بھائیوں میں فطرانے کے پیسے تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ اور ان کے بچے بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان میں مسلمان اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اپنے گناہوں کو معاف کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ روزوں کا ثواب میں خود دوں گا باقی نیکیوں کے لئے اجر تو ۷۰ گنا تک کہا گیا ہے مگر رمضان میں اللہ نے اجر خود دینے کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تو بے حساب دیتا ہے پھر بھی اس کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی اس لیے مسلمان رمضان میں خوب دل لگا کر عبادت کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرتے ہیں راتوں کو جاگ کر تہجد پڑھتے ہیں نفلی عبادت تراویح کے لئے مساجد ماشاء اللہ بھر جاتی ہیں جس میں قرآن کے حافظ صاحبان قرآن شریف سناتے ہیں انفرادی طور پر ہر مسلمان قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے مساجد میں قرآن کی آواز سن کر بے ساختہ دل اللہ کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ بچے، جوان، بوڑھی عورتیں قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں ہر طرف نیکیوں کی ایک بہار ہوتی ہے ہر سال یہ ایک قسم کا تربیتی کورس جو ہر رمضان کے مہینے میں ہوتا ہے پوری دنیا میں مسلمانوں کی بستنیوں میں نیکیوں کی بہار کا موسم ہوتا ہے شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے رمضان کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ عذاب جہنم سے نجات کا ہے۔ اسلام کے جتنے بھی خوشی کے تہوار ہوتے ہیں وہ ایک پُر وقار سنجیدہ امت مسلمہ کے شایان شان ہیں مسلمان اُس روز عید گاہوں اور شہر کی بڑی بڑی مساجد میں اکٹھے ہوتے ہیں دو رکعت نماز عید الفطر ادا کرتے ہیں اللہ کے سامنے عاجزی سے گڑ گڑا کے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے اللہ رمضان کے مقدس مہینے میں اگر عبادت میں کچھ کمی رہ گئی ہے تو معاف کر دی جائے اے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے ایک دوسرے کو عید الفطر کی مبارک باد دیتے ہیں روزوں کی مقبولیت کے لئے ایک دوسرے کو دعائیں دیتے ہیں نماز کے بعد ایک دوسرے سے گلے مل کر معاف کرنے کی درخواست کرتے ہیں ایک دوسرے کے گھروں میں جاتے ہیں اپنے اور رشتہ داروں کے بچوں میں عید کی تقسیم کرتے ہیں لذیذ قسم کی سویاں اور دل پسند کھانے کھاتے ہیں محبت، اخوت اور الفت کا موسم ہوتا ہے بچے، نو جوان، بوڑھے نئے کپڑے پہنتے ہیں ایک دوسرے میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے پوری اسلامی دنیا کے ملکوں میں امت مسلمہ کے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمان ایک جیسا پُر وقار سنجیدہ عید الفطر کا دن مناتے ہیں وہ امت مسلمہ جسے اللہ نے خیر امت بنایا ہے جو درمیانے راستے پر چلنے والی ہے اس امت کو فریضہ شہادت حق کے لئے اٹھایا گیا ہے یہ دنیا کی دوسری قوموں پر شہادت کا فریضہ ادا کرے گی۔ یہ امت امر بالمعروف و نہی المنکر پر عمل کرے گی یعنی نیکی کے کاموں میں تعاون اور برائی کے کاموں سے منع کرے گی اس لئے اس کے شایان شان یہ بات ہے کہ اس کے سارے تہوار پُر وقار سنجیدہ ہوں جیسے عید الفطر ہے۔ اس موقع پر دوسرے مذاہب کے تہواروں کی طرح کے غل غپاڑہ، آتش بازی، شراب و کباب کی محفلیں اور غیر اخلاقی حرکتیں نہیں ہوتیں بلکہ امت مسلمہ عید الفطر ایک بارعب، پُر وقار سنجیدہ طریقے سے مناتی ہے۔ مسلمان عید الفطر کی نماز پڑھنے کے لئے عید گاہ اور شہر کی بڑی بڑی مساجد میں ایک راستے جاتے ہیں واپس دوسرے راستے سے گھر آتے ہیں اس سے مسلمانوں کی شان شوکت اور طاقت کے مظہر کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی ہے جس مسلمان کے پاس مال ایک سال تک جمع رہے وہ اس مال سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ ادا کرنے کا پابند ہے

۱۔ اسیکی مسلمان رمضان کے مہینے میں اپنے فریب بھائیوں میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ اور ان کے بچے بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں زکوٰۃ کی ۸ مدت قائم کر دی ہیں ان مدتوں میں زکوٰۃ خرچ کی جاتی ہے۔

۱۔ فقر: زکوٰۃ فقیروں کے لئے جو تنگ دست ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی بڑی مشکل سے گزار رہے ہوں مگر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں۔

۲۔ مساکین: مساکین وہ ہیں جو اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ یہ بہت ہی تنگ دست لوگ ہیں جو اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے کمانے کے قابل ہوں مگر روزگار نہ ملتا ہو۔

۳۔ عاملین علیہا: یعنی زکوٰۃ کا مصروف زکوٰۃ وصول کرنے پر جو مامور ہوں۔ اسلامی حکومت ان کی جو کچھ تنخواہ کی مدتوں میں دے۔

۴۔ مؤلفۃ القلوب: زکوٰۃ ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہوں یعنی جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہوں یا جنگی اسلام دشمنی کو کم کرنے میں مدد کی ضرورت ہو۔

۵۔ فی الزقاب: اس سے مراد جو شخص غلام ہو اسکو آزاد کرانے میں یعنی غلاموں کی آزادی کے لئے زکوٰۃ کا استعمال جائز ہے۔ آجکل جیل کے اندر قید و محذور قیدیوں کی رہائی کے لئے زکوٰۃ استعمال کیا جاسکتی ہے۔

۶۔ الغارین: اس سے مراد جو لوگ قرضدار ہوں مگر اپنا قرض ادا نہ کر سکتے ہوں ان کا قرض ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ: اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لئے یعنی جہاد کے لئے زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے کوئی شخص مال دار ہے مگر اللہ کے دین کو قائم کرنے میں لگا ہوا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

۸۔ ابن السبیل: اگر کوئی شخص مسافر ہے اور اسے پیسے کی ضرورت ہے اس کی زکوٰۃ میں مدد کی جاسکتی ہے چاہے وہ اپنے ملک میں مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ فطرانے اور زکوٰۃ کی تقسیم کے ساتھ ساتھ رمضان میں مال دار حضرت اور اسلامی این جی اور زرغریوں، مسافروں اور عام لوگوں کے لئے اجتماع افطاری کا اہتمام کرتی ہیں۔ مسلمان اپنے اپنے گھروں ایک دوسرے کو بلا کر افطار کا اہتمام کرتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔ ان تمام عبادات کو ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ اب عید الفطر کی خوشیاں مناؤ تم نے پورے رمضان کے مہینے میں اپنے رب کو راضی کرنے کی عام مہینوں سے زیادہ محنت کی ہے۔

زکوٰۃ مسلمانوں میں معاشی توازن کے لئے بہت ہی معاون ہے ایک حدیث کا مفہوم ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا تم میری لائی ہوئی شریعت کو نافذ کرو تم دیکھو گے کہ تم اپنے ہاتھوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے نکلو گے مگر تمہیں کوئی غریب نہیں ملے گا یہی ہوا دنیا نے دیکھا جب مدینے میں اسلامی فلاحی ریاست قائم ہوئی تو کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ تھا سب کو اللہ نے مال دار بنا دیا تھا۔ اگر آج بھی اسلامی ملکوں میں صدق دل سے اسلامی نظام زندگی رائج کر دیا جائے تو مدینے کی اسلامی فلاحی ریاست جیسے نتائج نکل سکتے ہیں امن و امان قائم ہو سکتا ہے ایک دوسرے کا احترام اور قدر کا ماحول قائم ہو سکتا ہے بیرونی قرضوں اور سودی نظام معیشت سے مسلمان ملکوں کی جان چھوٹ سکتی ہے ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت العالمین بنا کر بھیجا ہے وہ پوری انسانیت کے لئے اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ کاش یہودی، عیسائی اور دنیا کے تمام مشرکین رسول ﷺ کی تعلیمات کو اپنالیں تو دنیا جو ان ہی کی وجہ سے دکھوں میں مبتلا ہے امن کا گہوارہ بن سکتی ہے تمام مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔

سعدیہ کامران

برادری کی اہمیت و اساس

برادری ایک ایسا لفظ ہے جو خاندان کے افراد کے اجتماع کو ظاہر کرتا ہے۔ ماضی میں اگر ہم غور کریں تو یہ بات اظہر من الشمس کی اجتماع کبھی قبیلے کبھی علاقوں میں رہنے والوں کی شکل میں۔ بارحال افراد برادری کو برادری جوڑے رہنے کی شکل میں ملتے ہیں اس کا احساس آج کی نئی نسل نہیں کر رہی حالات اگرچہ بدل گئے ہیں لیکن ہماری پہچان معاشرے میں ایک برادری کی حیثیت سے ہے پہلے یہ تو سمجھ لیں کہ برادری کی اساس یا بنیاد کیا ہے۔

برادری کی اساس رشتداری:

یہ رشتداری بڑھتی ہے مناقہت سے (یعنی شادی بیاہ) سے اس طرح قمبر بڑھتا ہے اور ایک قبیلہ بن جاتا ہے ظاہر ہے اس قبیلے کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو افراد کے درمیان پیدا شدہ تنازعات اور وراست کے معاملات یادگیر اختلافی امور میں ایک فیصلہ کرتا ہے جو سب کو قبول ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی دیگر فوائد ہیں اگر آپ غور کریں تو بڑا فائدہ شادی کا ہے برادری سے باہر جانے کی شکل میں آپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ دوسرے فریق کا خاندانی پس منظر کیا ہے اس طرح میاں بیوی میں ہم آہنگی نہیں ہوتی۔

تیسرا بڑا فائدہ برادری کا یہ ہے کہ برادری کے وہ افراد جو مالی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں ان کے احوال اور رشتے داروں کو معلوم ہوتا ہے اس طرح ان کی ضروریات برادری کے توخص سے یا برائے راست رشتہ داروں کی مدد سے پوری ہو جاتی ہے امداد کا ثواب دگنا ہوتا ہے اقر یہ خیر خواہی کا اور اللہ کی راہ میں دینے کا اس بندھن کے دوسرے بھی بہت سے فوائد ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری نئی نسل اس بندھن پر فخر کرے۔ الحمد للہ جمعیت حکیمان کی اعلیٰ مجلس اور اس کی ذیلی کمیٹیاں برادری کے افراد کی اصلاح کے لیے خدمات انجام سے رہی ہیں اس کا احساس برادری کے تمام افراد کو ہے اس لیے میری افراد برادری درخواست ہے کہ اس بندھن کو مناقہت ہے مضبوط کریں تاکہ اس فوائد دو چند ہو جائے۔

وما علینا الا البلاغ لہمبن

چوہدری شیخ انیس احمد

ہم مائیں، ہم نہیں، ہم بیٹیاں قوموں کی عزت ہم سے ہے

تمام پڑھنے والوں کو اپنا سلام عرض کرتی ہوں۔ ہمارا موضوع ہے ”عورت کیا ہے“ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر کافی عرصے سے بحث چلی آرہی ہے لوگوں نے اس کے بارے میں کافی اُلٹا سیدھا بھی لکھا ہے اور بہت ہی کم لوگ اس کے بارے میں کچھ اچھا لکھ پائے ہیں۔

عورت کا کردار کیا ہونا چاہیے معاشرے کو بنانے میں؟ کیا وہ کوئی اہمیت رکھتی ہے؟ عورت کو برابری کے حقوق ملنے چاہیے۔ ہمارے معاشرے نے عورت کو کن کن بُرے ناموں سے پکارا ہے کیا وہ سب کہنا ٹھیک ہے؟

اس کے بعد آجکا سوڈرن زمانہ۔۔۔ اب عورت کہتی ہے وہ مردوں سے کسی بھی معاملے میں پیچھے نہیں ہے۔ عورت کو مردوں نے غلام بنا کر، دبا کر اور اسکی آزادی کو سلب کر کے رکھا تھا لیکن اب عورت آزاد ہے۔۔۔ اب عورت وہ سارے کام کرے گی جو پہلے نہیں کیا کرتی تھی۔

☆ وہ کم سے کم کپڑے پہنے گی۔

☆ وہ پارٹی میں شراب پیئے گی۔

☆ وہ مرد کو اسکی اوقات یاد دلانے گی۔

اسی چکر میں اب عورت بھول گئی ہے کہ اسکی اقلیت کیا ہے؟ وہ پردہ بھولی، حیاء بھولی، اپنی عزت بھولی، خود ہی کو بھولی اور بن گئی ایک کھلونا جسے جو چاہئے آئے اور کھیلے لیکن ان تصورات کے برعکس عورت کی اہمیت کا اور اسکی عزت کا سب سے بڑا تصور پیش کیا اسلام نے۔ اسلام نے عورت کو تحفظ دیا، برابر ای دی۔ اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو ہمیں اس بات کا اندازہ ہوگا کہ معاشرے کی عمارت جن دوستوں پر قائم ہے وہ ہیں عورت اور مرد کا وجود۔

آفرین سعید (جمشید روڈ)

XXX

XXX

خلیفہ کا چراغ

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز خاندان بوامیہ کے بڑے نیک دل پرہیزگار اور انصاف پسند خلیفہ تھے۔ جب آپ خلیفہ بنے تو بیوی کا سارا زیور سرکاری خزانے میں جمع کر دیا اور ان کے خاندان کے جن لوگوں نے زمینوں اور جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا تھا وہ سب ان چھین لیں۔ وہ اپنے ذاتی خرچ کے لئے سرکاری خزانے سے صرف دو درہم روزانہ لیتے تھے اور نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاں آیا اور خاصی رات گئے تک بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ اتنے میں تیل ختم ہو جانے کی وجہ سے چراغ بجھ گیا۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کا خادم قریب ہی سو رہا تھا۔ ان کے مہمان نے کہا: ”اجازت ہو تو میں خادم کو جگا دوں کہ وہ اٹھ کر چراغ دلا دے؟“ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز نے جواب دیا:

”نہیں خادم کو جگانے کی ضرورت نہیں۔“ مہمان نے کہا ”تو میں جلا دوں؟“ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز نے کہا ”نہیں آپ میرے مہمان ہیں مہمان سے کام لینا مروّت کے خلاف ہے میں خود چراغ جلاتا ہوں۔“ یہ کہہ کر آپ اٹھے چراغ میں تیل ڈالا اور اسے روشن کر دیا پھر دوبارہ مہمان کے پاس آ بیٹھے اور کہنے لگے: ”میں جب اٹھ کر گیا تب بھی عمرؓ اور چراغ جلا کر واپس آنے کے بعد بھی عمرؓ ہی ہوں اپنا کام کرنے سے کسی کی شان میں فرق نہیں آتا۔“

دانش منظور

جشن آزادی ضرور منائیے

مگر ٹھہریے اور ذرا سوچئے۔۔۔!

کیا واقعی ہم ایک آزاد قوم ہیں۔۔۔؟

14 اگست 2014 کو اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنی عمر عزیز کے 67 سال مکمل کر رہا ہے اس تاریخ کو حکمران اور عوام بڑی باقاعدگی، بڑے جوش و خروش تازہ ولولے اور دھوم دھام سے ہر سال جشن آزادی مناتے ہیں۔ اس دن کا آغاز توپوں کی سلامی اور ملک کی سلامتی کے لئے مساجد میں خصوصی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ صدر اور وزیر اعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ، سیاسی و دینی جماعتوں کے سربراہ اور دیگر ممتاز افراد قوم کے نام پیغام جاری کرتے ہیں، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بھی اس موقع پر خصوصی اشاعت اور خصوصی نشریات کا اہتمام کرتے ہیں۔ سرکاری و نجی عمارتوں کو برقی تمقوں سے سجایا جاتا ہے، پورے ملک میں قومی پرچموں کی بہار ہوتی ہے۔

اندرون ملک اور بیرون ملک چھوٹی بڑی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں مقررین اس دن کی اہمیت بیان کرتے ہیں اور آزادی کے موضوع پر خوب خوب اظہار خیال کرتے ہیں۔

لیکن ٹھہریے۔۔۔! اور ذرا سوچئے۔۔۔!

اگر پاکستان کی گزشتہ 67 سال کی زندگی پر صرف ایک طائرانہ نظر ہی ڈال لی جائے تو غور و فکر اور سبق حاصل کرنے کے لئے بہت سے درپے واہوتے نظر آتے ہیں، کیونکہ یہ ایک دردناک، کربناک، عبرتناک، اندوناک، حسرتناک اور شرمناک داستان ہے۔

برصغیر کی تقسیم کی بنیاد دو قومی نظریہ تھا۔ تحریک پاکستان کے دوران تحریک کے ممتاز رہنماؤں، قائدین اور اکابرین نے اس رائے کا برملا اظہار اور اقرار اس وقت عام جلسوں، انٹرویوز اور ابلاغ کے دیگر ذرائع پر بار بار کیا، یعنی ہندو ایک الگ قوم ہیں اور مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ مسلمانوں کو پاکستان کی شکل میں علیحدہ خطہ زمین حاصل ہونے کے بعد اپنے عقیدے نظرئے اور نصب العین کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی حاصل ہوگی۔

لیکن اسلام کے مقدس نام پر حاصل کئے گئے ملک پاکستان کو اپنے قیام کے ابتدائی دنوں سے ہی اس نظریے اور نصب العین سے ہٹانے کا کام اندرونی (سیکولر، قوم برست، اشتراکی) اور بیرونی (یہود، ہندو نصاریٰ) طاقتوں کے اشاروں پر بڑی چالاکی، مکاری، عیاری اور ہوشیاری سے ایک سازش کے تحت بڑے منظم اور بھوپور انداز سے شروع کر دیا گیا۔

گزشتہ 67 برسوں میں پاکستان پر فوجی جرنیلوں، وڈیروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور بھتہ خوروں کے مافیانے راج کیا۔ 1947 سے 1957 تک ملک میں لولی لنگڑی جمہوریت کے بعد آج تک ملکی اقتدار پر فوج براہ راست یا پس پردہ قابض رہی۔ فوجی جرنیلوں کی بار بار مداخلت سے پورا ملکی نظام تباہ و برباد ہو گیا، لنگڑی لولی جمہوریت سے بھی یکسر محروم ہو گیا اور تیزی سے تنزل اور انحطاط کا شکار ہوتا چلا گیا۔ ان فوجی جرنیلوں میں ایوب خان، یحییٰ خان، ضیا الحق اور پرویز مشرف شامل ہیں جو وطن عزیز کو آج اس حال اور مقام تک پہنچانے کے اصل ذمے دار ہیں۔ اس کیساتھ وہ جماعتیں اور افراد بھی اس ذمے داری میں برابر کے شریک ہیں جنہوں نے ان فوجی آمروں کا کھل کر اور چھپ کر ساتھ دیا اور ان کے اقتدار کو مضبوط اور مستحکم کیا۔ ایک فوجی آمر نے شوری بنائی تو اس کی نامزد شوری میں بیٹھنے میں کسی نے قطعی شرم یا عار محسوس نہ کی بلکہ اس کے کرائے گئے ریفرنڈم میں اس کا بھرپور ساتھ دیا اور اس پر اعتماد کا اظہار کیا۔ دوسرے بدنام زمانہ فوجی آمر کو کچھ لوگ دس مرتبہ تک فوجی وردی میں صدر منتخب کرانے کا بار بار برملا اظہار کرتے رہے اور اس کا بھرپور ساتھ دیتے رہے۔ اس پر بھی کبھی انہوں نے شرمندگی یا ندامت محسوس نہیں کی بلکہ آج جمہوریت اور آزادی صحافت کے سب سے بڑے

ترجمان یہی چوہدری بردارن بنے ہوئے ہیں۔

گزشتہ 67 برسوں میں ملک بڑے بڑے بحرانوں سے گزرا جس میں سب سے اہم سقوط مشرقی پاکستان کا سانحہ تھا جس کے نتیجے میں زیادہ آبادی والا صوبہ مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا۔

قیام پاکستان سے لے آج تک ملکی تاریخ کے اہم اور نازک مواقع پر ”فوجی حکمرانوں“ نے جو بھی فیصلے کیئے وہ سارے بیرونی طاقتوں کے اشارے پر کیئے جو ملکی مفاد کے یکسر خلاف تھے اور آنے والے وقت نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی، خواہ وہ تاشقند معاہدہ ہو، سقوط ڈاھا کہ کالمیہ ہو، سقوط کابل کا سانحہ ہو، افغان پالیسی پر یکدم یوٹرن، کشمیر پالیسی پر فوجی آپریشن، جامعہ حفصہ میں معصوم طالبات پر فاسفورس بموں سے حملہ، آزاد قبائلی علاقوں پر وحشیانہ بم باری، سوات جیسی خوبصورت اور حسین وادی پر آتش و آہن کی بارش، بلوچستان میں بھارتی مداخلت کا جواب دینے میں ناکامی، ڈرون حملوں پر مجرمانہ چشم پوشی اور اسی طرح کے دوسرے بے شمار اقدامات۔۔۔ اور آج ان غلط فیصلوں کے ہولناک اور بھیانک نتائج سب کے سامنے ہیں اور پوری پاکستانی قوم انہیں بھگت رہی ہے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کا عام شہری ملکی حالات سے بہت زیادہ پریشان اور انتہائی مایوس نظر آتا ہے۔ اس پر یاسیت اور قنوطیت کا غلبہ ہے۔ اس مایوسی، ناامیدی، یاسیت اور قنوطیت کی اصل وجہ کیا ہے؟ اس کی ایک ملکی سی جھلک قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ظلم و ناانصافی، بدعنوانی، لوٹ مار، رشوت خوری، میرٹ کی پامالی، امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال، ٹارگٹ کلنگ، ہوشربا گرانی اور مہنگائی، تیزی سے بھلیتی ہوئی بے روزگاری، بجلی، گیس، ایل پی جی، سی این جی، کے نرخوں میں آئے روز بے تحاشہ اضافہ بنیادی اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ، بازار میں اکثر آٹا، شکر، کھاد اور سیمنٹ اور دوسری اشیاء کی عدم دستیابی، انسانی جان بچانے والی ادویات اور شیرخوار بچوں کے لئے دودھ کی قیمتوں کا آسمان کو چھونا، بجلی و گیس کی طویل لوڈ شیڈنگ کا عذاب مسلسل، پینے کے لئے صاف پانی کی پورے ملک میں قلت اور عدم فراہمی، پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں غیر معمولی شرح سے ہر ماہ اضافہ (نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ڈیزل پیٹرول سے مہنگا ہو گیا ہے)۔

اگر پاکستانی معاشرے کا سرسری اور عمومی جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں اور معاشرہ کس مقام پر آ گیا ہے؟ آج منافقت کا چلن معاشرے میں عام ہے رشوت کے بغیر آپ کا جائز کام بھی ہونا مشکل ہے۔ عدہ خلافی کو بڑی برائی تصور نہیں کیا جاتا۔ پابندی وقت پورے پاکستانی معاشرے سے عنقا ہے۔ غذائی اشیاء میں ملاوٹ معمول کی بات ہے۔ ناپ تول میں کمی کوئی عیب نہیں، جھوٹی نمود و نمائش کا مرض اپنے جو بن پر ہے جو ہر سو آپ کو نظر آئے گا۔ دوسروں کے حقوق غضب کرنا اور ان پر ڈاکا ڈالنا کوئی پشمانی کی بات نہیں۔ منشیات کے استعمال میں روز افزوں اضافے سے ہر پاکستانی باخبر ہے اور اب ڈرگ مافیا، اسلحہ مافیا، لینڈ مافیا کی اصطلاحات کا استعمال زبان زد خاص و عام ہے۔ جعلی ڈگری کا حصول اور اس کی بنیاد پر پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہونا کسی شرمندگی اور رسوائی کا سبب نہیں، بلکہ ایک پسماندہ صوبے کے سابق وزیر اعلیٰ نے یہ دلچسپ تبصرہ کیا ہے کہ ڈگری ڈگری ہے اصلی ہو یا جعلی۔ قومی زبان اب تک عملی طور پر اب تک سرکاری زبان نہ بن سکی۔ جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کا فرسودہ نظام اب تک قائم و دائم ہے اور اس نے ملک کو نہایت سختی سے اپنی گرفت میں لیا، ہوا ہے ملک کی اقتصادی صورت حال نہایت دگرگوں ہے جس کا ہر شہری شکار ہے۔ وڈیروں اور جاگیرداروں کو زرعی

نیکس سے مکمل مستثنیٰ حاصل ہے۔ تعلیم اور صحت کا چعبہ بھی روبہ زوال ہے۔ اب تک شرح خواندگی میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا جبکہ اسی خطے کے بعض دوسرے ممالک نے شرح خواندگی میں سو فیصد تک کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔ عام شہری تک اس کی بنیادی ضرورت یعنی صحت کی سہولت بھی پہنچانے میں ساری حکومتیں مکمل طور پر ناکام و نامراد رہی ہیں۔

اخلاقی اقدار روبہ زوال ہیں۔ آج معاشرے میں اپنے بڑوں، بزرگوں کے لئے ادب و احترام میں کمی آئی ہے انسانی رویوں میں تبدیلی آئی ہے۔ اخوت و محبت، ہمدردی، خیر خواہی اور غم خواری کے جذبوں میں پہلی جیسی گرم جوشی اور حرارت نہیں رہی۔ پورا معاشرہ بے حیائی اور فحاشی کی زد میں۔ اس کا ذمہ دار الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ پڑوسی ملک کے مختلف چینلز کی نشریات اکثر گھروں سے صبح و شام آپ کے سمعتوں کا تعاقب کر رہی ہوتی ہیں۔ جھوٹ، مکرونیہ، جعل سازی، جاہ پسندی، و خود نمائی اور تقاخر سونے پر سہاگہ ہیں۔

درج بالا سطور میں پاکستانی معاشرے کا ایک ہلکا سا عکس پیش کیا گیا ہے جو لمحہ فکریہ ہے ہر ذی شعور اور دردمند پاکستانی کے لئے۔ آج جب پوری پاکستانی قوم انتہائی جو شوخروش، نئے جذبے و ولولے اور عزم نو کے ساتھ آزادی کی 68 ویں سالگرہ منا رہی ہے تو یہ دن ہر پاکستانی کو آواز دے رہا ہے کہ آؤ کچھ غور و فکر کرو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنے مقام پر پوری ایمان داری اور دیانت داری سے اپنے رویے اور کردار کا جائزہ لو کہ تم نے اپنے پاک وطن کو کیا دیا اور ساتھ ہی ان اسباب و عوامل کا پتہ لگاؤ جنہوں نے تمہارے عزیز وطن کو زوال پذیر کیا ہوا ہے۔ کہیں اس میں تمہارا حصہ تو نہیں ہے؟ اگر ہے تو کتنا اور کیوں؟

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات ا

راحیلہ تبسم / نانکے تبسم

XXX

XXX

شاعر کی بیوی

بہت مظلوم ہے اس شہر میں شاعر کی گھر والی
محبت کی غذا سے اب تک ہے اس کا پیٹھ خالی
یہ گوری رات کی تنہائیوں میں ہوگی کالی
کراچی میں ہو رہی ہیں ایسی ہی میانوالی

آفیشل سیکرٹ (سرکاری راز)

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا
وہ قرضہ ہی کیا جو ادا ہو گیا
جو رشوت پہ رشوت ہی کھاتا رہا
بالآخر وہی ہی راہنما ہو گیا

اشباہ عمران

NIAGARA FALL

Niagara Falls is the most famous and most alluring waterfall in the North America. It is ranked as the most powerful waterfall around the world on the basis of its volume of about 7000 cubic meter per second. Niagara fall is the name given to three waterfalls that are located between the borders of Canada and United States Niagara fall comprise of the three water fall. The largest is Horseshoe Falls and then American fall and lastly bridal veil fall.

Niagara fall astonishing beauty made it count as seven wonder of the world. Its actual height is 176 feet. The age of Niagara fall is 1200 years. It is the second largest fall in the world next to Victoria fall in South Africa. The height fall in the world is "Angel fall" in Venezuela, measuring 3212 feet high. Every 12 million tourist visit Niagara fall due to its spectacular view and multi rainbows which from below land level. There are many different activities in Niagara fall maid in the mist is one of the famous sport at Niagara fall it is huge cruise which takes you near the fall from Canadian and American side. Niagara fall natural beauty is the main reason which attracts people around the world.

Nimra Rais

کینسر! احتیاط علاج سے بہتر ہے

سائنسی ایجادات جتنی انسان کے لئے آسانیاں پیدا کر رہی ہیں اتنی نئی بیماریوں کا سبب بن رہی ہیں اور وہ بیماریاں منظر عام پر آ رہی ہیں جن کا کبھی تصور بھی نہیں ہوتا تھا اور کبھی کبھار سننے میں آتی تھی۔ انہیں میں رونما ہونے والی ایک بیماری ”کینسر“ ہے۔ کینسر یا سرطان انتہائی موذی بیماری ہے جو ہماری دنیا میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ کینسر کا عالمی دن ”۴ فروری“ کو منایا جاتا ہے۔ یہ بیماری خاموشی سے حملہ آور ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اپنے قدم گاڑتی ہے۔ ابتداء میں اس کی علامات ظاہر ہوتی ہے اور اگر ان علامات کی وقت پر صحیح تشخیص ہو جائے لقا س کے کامیاب علاج کا بہت روشن امکان ہے۔ نیز یہ بیماری مریض کے لئے ایک چیلنج ہوتی ہے جو مریض اس بیماری کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں وہ زندگی کے کئی سال جی جاتے ہیں بنسبت ان کے جو اس بیماری سے ہار مان کر علاج چھوڑ دیتے ہیں۔

بد قسمتی سے اس بیماری کی ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیلنے کی وجہ ہمارا لائف اسٹائل ہے۔ ہم کھانوں میں زیادہ شوق سے تیل کی بنی ہوئی اشیاء، فاسٹ فوڈ اور بازار کے کھانے پسند کرتے ہیں۔ کھانے کھا کر پھل قدمی کے بجائے آرام کرتے ہیں۔ ورزش نہیں کرتے، موبائل اور کمپیوٹرز کا بے جا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سورج کی شعاعیں بھی اسکن کینسر کی ایک بڑی وجہ ہے۔ سورج وٹامن ڈی کا ذریعہ ہے تو اس کیے لئے سورج کی شعاعیں حاصل کرنے کا مناسب وقت صبح سویرے (طلوع آفتاب سے لے کر 10 بجے تک کا ہے)۔

کینسر کیا ہوتا ہے؟ کینسر کی بڑی وجہ خلیوں (Cells) کا تیزی سے بڑھنا ہے۔ انسانی جسم میں کل خلیوں کی تعداد 100 trillion ہیں۔ جو ایک صورت میں تقسیم ہو کر اپنی تعداد بڑھاتے ہیں جب کہیں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے ان کی تعداد میں کمی آجائے اور اگر اس کے فطری عمل میں تبدیلی آجائے تو یہ کینسر کا باعث بنتی ہے۔ اس فطری عمل میں تبدیلی کی ایک بڑی وجہ جینز (Genes) میں رونما ہونے والی تبدیلیاں ہیں۔

یہ مرض پاکستان میں بھی بہت تیزی سے پھیل رہا ہے پاکستان میں سالانہ ایک لاکھ 39 ہزار افراد میں کینسر کی تشخیص ہو رہی ہے اور ہر سال سولہ (16) میں سے ایک اس مرض میں مبتلا ہو کر موت کے قریب جا رہا ہے۔

بڑے بڑے ماہرین کینسر کے علاج کے لئے سرگرداں ہیں مگر کینسر کا علاج تاحال ممکن نہیں ہو سکا سوائے ریڈیو تھراپی (Radiotherapy)، کیمیو تھراپی (Chemotherapy) اور سرجری (Surgery) کے جو کہ انتہائی تکلیف دہ اور مہنگا علاج ہے اور اس سے مریض کے زندہ بچنے کے چانسز بھی کم ہوتے ہیں اس لئے اس مرض سے بچنا اہم ہے کچھ ایسی احتیاطی تدابیر ضروری ہیں جس پر عمل کر کے انسان اس مرض سے بچ سکتا ہے۔

(1) بند گوبھی:

بند گوبھی جو کہ بہت صحت بخش ہوتی ہے اور جسم میں کولیسترول کو کم کرنے کے لئے بہت معاون ہوتی ہے۔ اس میں بہت سے antioxidants ہوتے ہیں جو نہ صرف کینسر کے مرض سے بچاتے ہیں بلکہ atherosclerosis (رگوں میں کولیسترول) کو جمنے سے بھی روکتے ہیں۔ اس میں indole-3-carbinol ہوتا ہے جو کہ خواتین کے ایک خاص ہارمون Estrogen کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کے نقصان دہ اثرات کو مفید اجزاء میں بدل دیتا ہے۔

(۲) مشروم (Mushroom):

مشروم کو وٹامن بی اور آئرن کا بہترین ذریعہ قرار دیا جاتا ہے یہ ذیابیطس، الرجی اور کو لیسٹرول کا مقابلہ کرتی ہے بلکہ رسولی سے تحفظ دیتا ہے۔

(۳) گاجر:

گاجر میں دوائیے اجزاء پائے جاتے ہیں جو کہ بیٹا کیروٹین (B-carotene) اور فالکارینول ہیں یہ کینسر کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گاجر مختلف اقسام کے سرطان کا مقابلہ کرتی جن میں منہ، گلے، پیٹ، آنتوں، مثانے، غدود اور دوسرے سرطان شامل ہیں۔ گاجر آنکھوں کی بینائی کو تیز کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے کیونکہ اس میں وٹامن اے (Vitamin A) ہوتا ہے۔

(۴) میٹھے آلو:

میٹھے آلوؤں کے اندر کچھ ایسے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو پھیپھڑوں، مثانے، گردے اور جگر کا سرطان کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۵) چکوڑا:

چکوڑا عمومی طور پر ذیابیطس سے بچاؤ اور جسم کو توانا رکھنے کے حوالے سے جانا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ کینسر سے مقابلہ کرنے والی غذا بھی ہے۔ چکوڑے میں ’فلیینڈز‘ پایا جاتا ہے جو بڑے آنت کے کینسر کو روکنے کے لئے بہت مفید ہے۔ واضح رہے کہ دوران علاج دواؤں کے ساتھ چکوڑے کا استعمال مضر بھی ہو سکتا ہے۔

(۶) انگور:

انگور میں proanthocyanidins نامی کیمیکل پایا جاتا ہے جو آنتوں کے سرطان، غدود یا پروٹیسٹ کے کینسر کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(۷) ٹماٹر:

ٹماٹر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور وٹامن ای کے حصول کا ذریعہ ہے لیکن اس کے ساتھ اس میں کینسر سے مقابلہ کرنے والا جز Lycopene پایا جاتا ہے، یہ فری ریڈیکل اور کینسر کے خلیوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتا ہے ٹماٹر کے اندر وٹامن سی موجود ہوتا ہے جو کینسر کے خلیوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔

(۸) چیری، اشابریز:

چیری، اشابریز کے اندر ایسے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو بالخصوص پیٹ کے سرطان، بڑی آنت کے سرطان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس میں موجود ’Ellagic acid‘ جلد، مثانے، پھیپھڑوں اور غذائی نالی کے سرطان کے خلاف ایک مہلک ہتھیار ہے۔

(۹) پیپتا:

پیپتا میں Isothiocyanate پایا جاتا ہے جو کہ خلیوں کو کینسر سے محفوظ رکھتا ہے۔ پیپتا میں موجود بیٹا کیروٹین اور لائکوپین موجود ہوتا ہے جو فری ریڈیکلز کا مقابلہ کرتے ہیں۔

(۱۰) نارنجی:

نارنجی کے اندر limonene پایا جاتا ہے جو فری ریڈیکلز کا مقابلہ کرنے میں بہت اہم ہوتے ہیں نارنجی اور لیموں میں Vitamic C بھی پایا جاتا ہے جو کہ ان خلیوں کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو کینسر کا باعث ہوتے ہیں۔

(۱۱) لہسن:

لہسن پیٹ کے کینسر، بڑی آنت، غذائی نالی، اور لیلے کے سرطان کے خطرات کم کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

(۱۲) بلدی:

بلدی کو Anticoagulant کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جو فوراً بہتے ہوئے خون کو روک دیتی ہے، بلدی کے اندر Curcumin پایا جاتا ہے جو کہ عمل تکسید کو روکنے والا ایک طاقت ور عامل ہے۔ اس کا کام کینسر کی افزائش اور اس کے پھیلاؤ کو روکنا ہے۔

(۱۳) سویا بین:

سویا بین میں کچھ ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو کینسر سے بچاؤ کے لئے بہت اہم ہیں کینسر کے علاوہ سویا بین کو کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں بھی استعمال کرنا انتہائی مفید ہے۔

(۱۴) تربوز:

تربوز کے اندر لانگوپین پایا جاتا ہے جو کینسر سے نمٹنے کے لئے انتہائی مفید ہے۔

(۱۵) سبز چائے:

سبز چائے میں کچھ ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو کینسر کے خلیوں کی افزائش کو روکتے ہیں اور کینسر سے بچاتے ہیں تاہم ابھی تک اس کی تحقیق جاری ہے کہ اس میں کون سے ایسے اجزاء موجود ہیں۔

(۱۶) سیب:

سیب میں "فلیونائیڈز" کوڑیسی ٹین پایا جاتا ہے۔ جو کہ پھپھڑوں کے کینسر کے لئے مفید ہے۔ مختصر یہ کہ سرطان سے بچاؤ کے لئے سادہ طرز زندگی اپنائیں کیونکہ بناوٹی طرز حیات نہ صرف انسان کو ذہنی تناؤ سے دوچار رکھتا ہے بلکہ اس موذی مرض کو بھی دعوت دیتا ہے اپنی زندگی میں پھلوں اور سبزیوں کا استعمال بڑھائیں اور نشہ آور چیزیں مخصوص تمباکو نوشی سے گریز کریں کیونکہ نہ صرف پھپھڑوں کے کینسر کا باعث ہیں بلکہ منہ کے کینسر کی بھی ایک بڑی وجہ ہے۔ سچ مصالحہ دار چیزیں نہ کھائیں کیونکہ یہ میدے کے کینسر کا باعث ہے اور ورزش کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں تو ہم نہ صرف اس موذی مرض سے بچ سکیں گے بلکہ دوسری کئی خطرناک بیماریاں بھی دور رہیں گے۔

صحت کی قدر کرو، بیماری آنے سے پہلے
بیماری کا مقابلہ کرو، موت آنے سے پہلے

عمارہ سلیم (واٹر پمپ)

گفتگو کے آداب

ہمیشہ سچ بولئے۔ سچ بولنے میں کبھی جھجک محسوس نہ کرنی چاہے جتنا ہی عظیم نقصان کیوں نہ ہو۔ ضرورت کے وقت بات کیجئے۔ جب بھی بات کیجئے کام کی بات کیجئے۔ ہمیشہ نرمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے بیٹھے لہجے میں بات کیجئے۔ ہمیشہ درمیانی آواز میں بولئے نہ اتنا آہستہ بولئے کہ مخاطب سن ہی نہ سکے نہ اتنا چیخ کر بولئے کہ مخاطب پر رعب جمانے کا خطرہ ہو۔ قرآن میں ارشاد ہے:

إِنَّ أَكْرَبَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيدِ

”سب سے زیادہ کتر بہ اور ناگوار آواز گدھے کی آواز ہے“

دوسروں کی برائی نہ کیجئے۔ چغلی نہ کھائیے۔ دوسروں کی نقلیں نہ اتاریں۔ جھوٹا وعدہ نہ کیجئے۔ کسی کی ہنسی نہ اڑائیے۔ اپنی بڑائی نہ جتائیے۔ کسی کو ذلت کے نام سے نہ پکاریں۔ بات بات پر قسم نہ کھائیے۔ ہمیشہ انصاف کی بات کہیں۔ اس میں اپنا یا اپنے کسی دوست کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا وَلَذَٰكَانِ ذَٰقِرْبِی

”اور جب زبان سے کچھ کہو تو انصاف کی بات کہو چاہے وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔“

گفتگو کرتے ہوئے کسی کی طرف اشارہ نہ کیجئے کہ دوسرے کو بدگمانی ہو اور اسکے دل میں شک بیٹھے۔ جس سے بات کریں اس کی عمر، مرتبے اور اس سے اپنے تعلق کا لحاظ کرتے ہوئے بات کیجئے۔ ماں، باپ، استاد اور دوسرے بڑوں سے دوستوں کی طرح گفتگو نہ کیجئے۔ اسی طرح چھوٹوں سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے مرتبے کا لحاظ کرتے ہوئے شفقت اور بڑے پن سے گفتگو کیجئے۔ دوسروں کی زیادہ سنیے اور خود کم سے کم بات کیجئے اور جو بات راز کی ہو کسی سے بھی بیان نہ کیجئے۔ اپنا راز دوسرے کو بتا کہ اس سے حفاظت کی امید رکھنا سراسر نادانی ہے۔

(آمنہ سراج نار تھ ناظم آباد بلاک D)

ٹی وی نہ دیکھنے کے 10 فائدے

یہ زیادہ پرانی بات نہیں، تیس چالیس سال قبل پاکستانی تفریح کے لئے کئی طریقے اپناتے تھے۔ پارکوں میں نکل جاتے، ”تاریخی مقامات پر پکنک مناتے، کوئی کھیل کھیلتے، بچے مقامی کھیلوں مثلاً برف پانی، کیرٹی کاڑا، پھوگول گرم سے جی بہلاتے۔ لیکن آج ٹی وی دیکھنا سبھی چھوٹے بڑوں کا محبوب مشغلہ بن چکا۔ بہت سے بڑے اور بچے روزانہ دو سے چھ گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں۔ گویا یہ عمل ان کے لئے نشہ بن چکا ہے۔

پچھلے سال برطانوی اور آسٹریلوی سائنس دانوں نے ہزار ہا مردوزن پر تحقیق کرنے کے بعد دریافت کیا تھا کہ ایک گھنٹا ٹی وی دیکھنے سے انسان کی زندگی میں سے 22 منٹ کم ہو جاتے ہیں۔ یہ محض ایک نقصان ہے، ورنہ ”ٹی وی واچنگ“ اپنے دامن میں کئی خرابیاں چھپائے ہوئے ہے۔ ذرا سوچیے، ہم ٹی وی دیکھنے پر روزانہ جو تین چار گھنٹے خرچ کرتے ہیں، اگر وہ بچ جائیں، تو ان سے کتنا فائدہ اٹھانا ممکن ہے۔ آپ ورزش کرنے، پارک میں تفریح منانے اور اپنے خاندان کو وقت دینے کے لیے وقت نکال سکتے ہیں۔ یوں نہ صرف آپ کی عمر میں اضافہ ہوگا، بلکہ آپ ذہنی و جسمانی طور پر چست ہو جائیں گے۔ نیز زندگی سے محبت بڑھے گی۔

ذیل میں اسے 10 فوائد پیش خدمت ہیں جو ٹی وی نہ دیکھنے سے آپ کو ملیں گے۔ بطور تجربہ آپ ایک ہفتہ ٹی وی نہ دیکھیے۔ شروع میں آپ اپنے اندر خلا محسوس کریں گے، جیسے سگریٹ یا ہیروین چھوڑنے پر نشئی کو احساس ہوتا ہے۔ مگر ثابت قدمی دکھائی، تو حاصل ہونے والے فوائد سے آپ بخوبی لطف اندوز ہوں گے۔

۱۔ وقت بچائیے:

ہمارا قیمتی وقت کھا جانا ٹی وی کی سب سے بڑی خامی ہے۔ ایک تازہ تحقیق کے مطابق پاکستانیوں کی اکثریت روزانہ تین تا چار گھنٹے ٹی وی دیکھتی ہے۔ گویا جاتے ہوئے ان کا 20 سے 25 فیصد وقت ٹی وی کھا جاتا ہے۔ اب سوچیے کہ آپ کو اچانک 25 فیصد مزید وقت مل جائے۔۔۔۔۔ یہ فی سال تین ماہ بنتا ہے۔ اس ملنے والے وقت میں آپ ورزش کیجئے، دیگر صحت مندرگر میاں اپنائیے اور اپنا معیار زندگی بہتر بنائیے۔ ایک ماہر نے تخمینہ لگایا ہے، اگر 80 سالہ مرد یا عورت روزانہ چار گھنٹے ٹی وی دیکھے، تو یہ عرصہ ”116,800“ گھنٹے بنتا ہے۔ جبکہ وہ صرف ”98,000“ گھنٹے کام پر خرچ کرتا ہے۔ یعنی بحیثیت قوم پاکستانی روزانہ ”کروڑوں گھنٹے“ یعنی سالانہ ”ارہوں گھنٹے“ ٹی وی دیکھنے میں ضائع کرتے ہیں۔ سوچیے، پاکستانی قوم اس ڈبے سے پیچھا چھڑا لے، تو اس وقت میں کئی مفید کام کر سکتی ہے۔

۲۔ ذہنی دباؤ سے نجات پائیے:

بہت سے مردوزن اہم کاموں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں تاکہ ٹی وی دیکھنے کے لئے وقت نکال سکیں۔ بعد ازاں ملتی شدہ کام ان کے سر پر سوار ہو کر انہیں ذہنی دباؤ کا شکار بنا ڈالتا ہے۔ مزید برآں انہیں یہ خیال بھی دق کرتا رہتا ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں اور صحت مندرگر میوں کے لیے وقت نہیں نکال پاتے۔ اور جب وہ ذہنی تھکن کا شکار ہو جائیں اور مزید کام کرنے کے لیے اپنے اندر توانائی نہ پائیں تو۔۔۔ تو پھر ٹی وی دیکھتے ہیں۔ سودہ جان لیوا چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک ہفتہ ٹی وی سے دور رہیے پھر دیکھیے کہ آپ کی زندگی میں کیسا انقلاب آتا ہے۔

۳۔ موٹاپے سے چھٹکارا پائیے:

ٹی وی دیکھتے ہوئے انسان عموماً پروگرام میں کھو جاتا ہے۔ تب ٹی وی دیکھتے کھانا کھا رہا ہو تو عموماً ضرورت سے زیادہ کھا جاتا ہے۔ بچہ یہی ہے کہ اسے کھانے کی مقدار کا اندازہ ہی نہیں ہو پاتا۔ ماہرین غذائیات کا کہنا ہے کہ فی کھانا یوں انسان 250 سے 300 حرارے زیادہ حاصل کرتا ہے جو اسے فربہ بنا ڈالتے ہیں۔ سوئی وی واچنگ ترک کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی زائد خوراک پر کنٹرول کر لیتا ہے۔

۴۔ خود کو پُرکشش بنائیے:

کئی پاکستانیوں کی زندگی میں ٹی وی اتنا ذخیل ہو چکا ہے کہ ان کی روزمرہ گفتگو دراصل پروگراموں میں ہوئی باتوں کا تپہ بہ ہوتی ہیں اور جب ان سے حقیقی زندگی کے متعلق کوئی سوال پوچھا جائے تو وہ بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ زندگی بڑی خوب صورت ہے اسے غیر فطری ٹی وی پروگراموں کی بینٹ نہ چڑھائیے۔ سو کوئی تخلیقی کام کر کے خود کو پُرکشش، مقبول اور با مقصد بنائیے۔ مثلاً کسی سماجی سرگرمی میں حصہ لیں، کوئی کتاب لکھیے، تصویر بنائیے۔ ایسی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کئی لحاظ سے ممکن ہے۔

۵۔ رشتوں کو مضبوط بنائیے:

کئی پاکستانی گھروں میں صبح سے رات تک ٹی وی لگا رہتا ہے۔ اہل خانہ اسی کے سامنے کھانا کھاتے اور دیگر سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ نتیجتاً والدین اور بچوں کو یہ موقع نہیں ملتا کہ وہ آپس میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر سکیں اور پائیدار رشتہ قائم نہیں ہو پاتا۔ یاد رکھیے، مل بیٹھ کے ٹی وی دیکھنے سے مضبوط تعلقات جنم نہیں لیے، چنانچہ زندگی کا انتہائی قیمتی وقت ضائع کرنے والے اس ڈبے کو بند کیجئے اور بچوں کے ساتھ کوئی صحت مند سرگرمی اپنائیے۔ مثلاً کوئی کھیل کھیلیں، مل کے کھانا پکائیے، ورزش کیجئے یا چہل قدمی کیجئے۔ یہ تمام سرگرمیاں والدین اور بچوں کو قریب لاتی ہیں۔

۶۔ ٹی وی آرام کا نعم البدل نہیں:

کئی لوگ ٹی وی یہ سمجھ کر دیکھتے ہیں کہ یوں کچھ آرام مل جائے گا۔ مگر یہ بہت بڑا مغالطہ ہے۔ کیونکہ پروگرام دیکھتے ہوئے ذہن مسلسل مصروف رہتا ہے۔ وہ کرداروں کے جذبات پر ویس کر تا اور آپ کو ذہنی و جسمانی طور پر سرگرم رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹی وی پروگرام دیکھنے کے بعد ہم ٹھکن اور گرواٹ محسوس کرتے ہیں۔ سونے پر سہاگا، زیادہ کھانا کھانے سے طبیعت مزید بھاری ہو جاتی ہے۔

۷۔ نئے خیالات سے روشناس ہوئیے:

ٹی وی دیکھنے والا عموماً کوئی نئی بات نہیں سیکھتا اور نہ ہی تجربہ پاتا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ دنیا میں گھومنے پھرنے، لوگوں سے باتیں کرنے اور مختلف کتب و رسائل پڑھنے سے نئی باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جبکہ ٹی وی دیکھنے سے انسان حقیقی دنیا سے کٹ جاتا ہے۔ سو اس ڈبے سے چھٹکارا پائیے اور دنیا میں گھوم پھر کے نئے تجربات پائیے۔ آپ کو تب ترقی کے مواقع بھی ملیں گے۔

۸۔ ٹی وی کے نشے سے محفوظ رہیے:

اگر بہت زیادہ ٹی وی دیکھا جائے، تو یہ نچہ بن جاتا ہے۔ اسی نشے کی نمایاں علامتیں یہ ہیں:

☆ خود کو پرسکون کرنے کی خاطر ٹی وی دیکھنا۔

☆ مسلسل ٹی وی دیکھنا اور چاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے سے نہ اٹھنا۔

☆ اکثر خود پر غصہ کرنا اور پشیمان ہونا کہ زیادہ ٹی وی کیوں دیکھا جاتا ہے۔

☆ ٹی وی سے دور ہونے پر گھبراہٹ محسوس کرنا۔

اگر آپ ایک ہفتے تک ٹی وی سے دور نہیں رہ سکتے، تب بھی یہ اس کا نشئی بننے کی علامت ہے۔ خوش قسمتی سے ٹی وی دیکھنا عادت ہے، سگریٹ یا ہیروئن پینے کے مانند جسم اس کا عادی نہیں ہوتا۔ اسی لئے انسان کوشش سے بے حساب ٹی وی دیکھنا ترک کر سکتا ہے۔

۹۔ غیر ضروری اشیا خریدنے کی ہڑک سے بچنے:

ایک اندازے کے مطابق آج 65 سال کا ہونے تک ہر پاکستانی دس تا پندرہ لاکھ اشتہار ٹی وی پر دیکھ لیتا ہے۔ اب بہت سے پاکستانی ٹی وی اشتہار دیکھ کے ہی فیصلہ کرتے ہیں کہ کون سی چیز خریدی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی اشتہار انسان میں ایسی اشیا خریدنے کی تڑپ بھی پیدا کرتے ہیں جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سو ٹی وی سے دور رہنے کے باعث نئی چیزیں خریدنے کی تمنا بھی دم توڑ جاتی ہے۔

۱۰۔ اپنے ایمان سے جڑے رہیے:

آخر میں تی وی نہ دیکھنے سے بحیثیت مسلمان ہمیں پہنچنے والا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان و کردار برقرار رہتا ہے۔ پچھلے چالیس پچاس برس کے دوران پاکستان میں دو نسلیں ٹی وی پر مار دھاڑ سے بھر پور فلمیں، مادر پدر آزاد ڈرامے دیکھتے اور فحش گفتگو سنتے جوان ہوئی ہے۔ نتیجتاً وہ اسلامی و مشرقی اقدار سے عاری ہو کر مادہ پرست بن چکیں۔ اب بزرگوں کے لیے انھیں سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود پوچھا جاتا ہے: ”والدین سے تربیت میں کہاں کوتاہی ہوئی ہے؟“

سو یہ حقیقت ہے کہ ٹی وی دیکھنا چھوڑ کر آپ اپنی زندگی میں مثبت تبدیلیاں ہی نہیں انقلاب لا سکتے ہیں۔ اس کام کو کل یا برسوں پر نہ چھوڑیے، آج ہی سے اپنا لیجئے۔

علینہ شکیل (نارتھ کراچی)

XXX

XXX

محمد طیب سلیم (واٹر پمپ)

اقوالِ زریں

☆ انسان بھی کیا چیز ہے

دولت کمانے کے لئے اپنی صحت کھود دیتا ہے
پھر صحت کو واپس پانے کے لئے اپنی دولت کھوتا ہے،
مستقبل کا سوچ کر اپنا حال ضائع کرتا ہے
پھر مستقبل میں اپنا ماضی یاد کر کے روتا ہے

☆ نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کرتے ہو۔

☆ نیکی میں غرور نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆ سب سے بڑی دولت عقل ہے اور سب سے بڑی مفاسی بے وقوفی ہے۔

☆ جو بات تم کو شک میں ڈالے وہ چھوڑ دو۔

☆ بوڑھے کا مشورہ جوان کی قوت بازو سے زیادہ طاقتور ہے۔

☆ انصاف کی گھڑی برسوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

☆ ہم اپنی غلطیوں کے بہترین وکیل ہیں اور لیکن دوسروں کی غلطیوں کے بہترین جج۔

☆ بہترین انسان اپنی میٹھی زبان سے جانا جاتا ہے ورنہ اچھی باتیں دیواروں پر بھی لکھی ہوتی ہیں۔

☆ انسان کا کردار صندل کے درخت جیسا ہونا چاہئے جو خود پر کلہاڑی کی ضرب کھا کر بھی کلہاڑی کو خوشبو سے مہکا دیتا ہے۔

XXX

XXX

تین دوست

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کے تین دوست تھے۔ وہ مرنے لگا تو ایک دوست کو بلا کر پوچھا کہ اس مشکل وقت میں تم میری کیا مدد کر سکتے ہو اس نے کہا کہ میں عمر بھر آپ کی خدمت کرتا رہا، لیکن اب بالکل بے بس ہوں اور موت کو کسی طرح نہیں روک سکتا۔ پھر دوسرے کو طلب کیا۔ وہ کہنے لگا میں اس مشکل وقت میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ مرنے کے بعد آپ کو نہلاؤں نیا کفن پہناؤں، خوشبو میں بساؤں جنازہ اٹھاؤں کسی عمدہ جگہ قبر کھدواؤں اور دفنانے کے بعد قبر پر پھول چڑھا کر واپس آ جاؤں۔ اس کے بعد تیسرے کو بلا یا۔ وہ کہنے لگا آپ فکر نہ کریں۔ میں موت کے بعد بھی آپ کا ساتھ دوں گا۔ قبر میں آپ کے ہمراہ جاؤں گا اور جب آپ قیامت کے دن قبر سے نکلیں گے تو میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔

۱۔ پہلے دوست کا نام مال ۲۔ دوسرے دوست کا نام عیال ۳۔ تیسرے کا اعمال ہے۔

رمشاء ندیم (1-C-5 باڑہ مارکیٹ)

چڑیا کی فریاد

ایک صحابیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ ایک درخت پر انہوں نے ایک گھونسلادیکھا جس میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ چڑیا کہیں گئی ہوئی تھی۔ ان کو وہ پیارے لگے، اچھے لگے، ان کو انہوں نے اٹھالیا۔ ذرا دیر میں چڑیا آگئی اس نے ان کے سر پر چھبانا شروع کر دیا۔ وہ ان کے سر پر اڑتی رہی چھباتی رہی۔ وہ صحابیؓ سمجھ نہ پائے بالآخر تھک کر چڑیا ان کے کندھے پر بیٹھ گئی انہوں نے اس کو بھی پکڑ لیا۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر پیش کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ یہ کتنے پیارے بچے ہیں کتنے خوبصورت ہیں اور واقعہ بھی سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے بات سمجھائی کہ ماں کے دل میں بچوں کی اتنی محبت تھی کہ پہلے تو یہ تمہارے سر پر اڑتی رہی۔ فریاد کرتی رہی میرے بچوں کو آزاد کر دو۔ میں ماں ہوں۔ مجھے بچوں سے جدا نہ کرو مگر آپ سمجھ نہ سکے تو اس ننھی سی جان نے یہ فیصلہ کیا کہ میں بچوں کے بغیر تو رہ نہیں سکتی۔ میں اس آزادی کا کیا کروں گی، میں بچوں سے جدا ہوں اس لئے تمہارے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔ اگرچہ میں قید ہو جاؤں گی مگر بچوں کے تو ساتھ رہوں گی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو واپس اپنی جگہ پر چھوڑ آؤ۔

سمعیہ شکیل، انا بیبا شکیل (بلاک ایچ، نار تھ ناظم آباد)

XXX

XXX

انصاف اور ویران بستیاں

پرانے زمانے کی باہے ایک طوطا اور طوطی کا گزر ایک ویران بسی سے ہوا۔ وہ ایک درخت کی ٹہنی پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ طوطے نے طوطی سے کہا لگتا ہے یہاں کسی اُلو کا گزر ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ بستی ویران ہو گئی ہے۔ طوطی نے سر ہلا کر طوطے کی بات کی تصدیق کی۔ ایک اُلو کسی ٹہنی پر بیٹھا یہ باتیں سن رہا تھا۔ وہ فوراً نکلے پاس آیا اور ان کا حال احوال پوچھا پھر کہا کہ آپ میرے علاقے میں آئے ہیں میرے خواہش ہے کہ آج کھانا آپ میرے ساتھ کھائیں۔ دونوں نے دعوت قبول کر لی۔ طوطا طوطی کھانا کھانے کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو اُلو نے طوطی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کہاں جا رہی ہو؟ طوطی پریشان ہو کر بولی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے میں اپنے خاوند کے ساتھ واپس جا رہی ہوں۔ اُلو یہ سن کر ہنسا اور کہا کہ تم میری بیوی ہو یہ سن کر طوطا اور طوطی اُلو پر جھپٹ پڑے اور گھسان کی لڑائی ہوئی۔ اُلو بولا، ہمارے جھگڑنے سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں تم اپنے دعوے پر جسے رہو گے میں اپنے دعوے پر جمار ہوں گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم عدالت سے رجوع کرتے ہیں۔ جو فیصلہ عدالت کرے گی مجھے منظور ہوگا۔ عدالت تفصیل سے کیس سنا اور فیصلہ سنایا کہ طوطی اُلو کی بیوی ہے لہذا اسے اُلو کے حوالے کیا جائے۔ یہ سن کر طوطا روتا ہوا ایک طرف چل دیا پیچھے سے اسے اُلو نے آواز دی: اکیلے کہاں جا رہے ہو اپنی بیوی کو ساتھ لیتے جاؤ۔ طوطے نے آنسو پوچھتے ہوئے کہا اب میرے زخموں پر نمک مت چھڑکو۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق طوطی میری نہیں تمہاری بیوی ہے۔ یہ سن کر اُلو نے نرمی سے طوطے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا: نہیں دوست طوطی میری نہیں تمہاری بیوی ہے میں تو صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ بستیاں اُلو ویران نہیں کرتے بلکہ بستیاں تب ویران ہوتی ہیں جب بستیاں سے انصاف اٹھ جاتا ہے۔

صبا مبین (نار تھ کراچی)

اپیل چرم قربانی

ممبران جمعیت حکیمان (دہلی) سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ چرم قربانی کی کھالیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کو دیں تاکہ برادری کے مستحق لوگوں کی تعلیم، علاج معالجہ، رمضان پیکیج اور دیگر معاملات میں ان کی مدد کی جاسکے آپ کے تعاون کے طلبگار۔

ناظم الدین بقائی
کنوینر چرم قربانی

0312-2034740



سابق گورنر سندھ جناب حکیم محمد سعید صاحب شہید۔ ڈاکٹر فرید الدین بقائی صاحب۔ چانسلر ہتائی یونیورسٹی۔ سابق صدر جمعیت حکیمان دہلی کراچی محمد تقی صاحب (مرحوم)۔ جمعیت کے نائب صدر
مبداء تاق ذکائی صاحب (مرحوم) اور جنرل نیکر نیری نسیم الدین کا عیدین تقریب 29 اپریل 1994ء میں گروپ فوٹو



اجتماعی قربانی

الحمد للہ اجتماعی قربانی کرتے ہوئے 3 برس گزر گئے ہیں یہ سسٹم بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے لوگ اجتماعی قربانی کر رہے ہیں ہر سال احباب صادق ہال میں اجتماعی قربانی ہوتی ہے بہت ہی مناسب قیمت میں حصہ ہوتا ہے ہماری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے جو لوگ بھی اجتماعی قربانی کرنا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں۔

ظفر احمد: 0324-2406678 سلمان علی: 0333-2114671
0315-9412113



سر جانی ٹاؤن

پروجیکٹ III

الحمد للہ سر جانی ٹاؤن پروجیکٹ I میں ہم نے اس سال 26 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق خاندانوں میں دیئے گئے۔ اس سال سر جانی ٹاؤن میں ایک اور پروجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔ جس میں 12 فلیٹ انشاء اللہ اس سال مالکانہ حقوق کے ساتھ دیئے جائیں گے۔



حکمت

- ☆ سچا دوست قیمتی ہیرے سے کم نہیں۔
- ☆ زبان کا وار تلووار کے وار سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔
- ☆ اچھے لوگ، اچھی باتیں اور اچھے خیالات زندگی کا سرمایہ ہے۔
- ☆ کردار انسان کا وہ حسن ہے جسے زوال نہیں۔
- ☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔
- ☆ جہاں صداقت اور خلوص ہو وہاں دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ۔
- ☆ بدلہ لینے سے معاف کر دینا بہتر ہے۔
- ☆ جب تک آپ کا غرور اور غصہ باقی ہے اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کرو۔

ایمن انتخاب

XXX

XXX

دلچسپ معلومات

- ☆ دنیا میں سب سے پہلے اگنے والا پھل سیب ہے۔
- ☆ دنیا کا سب سے بڑا ریگسٹرارکش میں واقع ہے۔
- ☆ دنیا میں سب سے زیادہ مسجدیں ترکی میں واقع ہیں۔
- ☆ کھلی آنکھوں کے ساتھ چھینک مارنا بالکل ناممکن ہے۔
- ☆ دنیا کا سب سے سست رفتار جانور گھونگا ہے۔
- ☆ لومڑی کی دم کی لمبائی اس کے جسم کے لطف ہوتی ہے۔
- ☆ کتا سرخ اور سبز رنگ نہیں دیکھ سکتا۔

رداناز (انڈاموٹ)

آپ ﷺ سے سوالات اور جوابات

کنز العمال کی روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، فرمایا کہو! دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

- | | |
|-------------------------------------|--|
| میں امیر بننا چاہتا ہوں؟ | قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔ |
| عزت والا بننا چاہتا ہوں؟ | مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلا نا بند کر دو۔ |
| اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں؟ | لوگوں کو نفع پہنچاؤ اچھا آدمی بن جاؤ گے۔ |
| رزق کی کشادگی چاہتا ہوں؟ | ہمیشہ با وضو رہو۔ |
| اپنی پردہ پوشی چاہتا ہوں؟ | لوگوں کی بردہ پوشی کرو۔ |
| دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں؟ | حرام نہ کھاؤ۔ |
| رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں؟ | زنا اور فحاشی سے بچو۔ |
| ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں؟ | اپنے اخلاق اچھے کر لو۔ |
| روز قیامت نور میں اٹھنا چاہتا ہوں؟ | ظلم کرنا چھوڑ دو۔ |
| سب سے برے اخلاق کیا ہیں؟ | بے اخلاق اور غیبل۔ |
| طاقتور بننا چاہتا ہوں؟ | اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا کرو۔ |
| اللہ کے ہاں خاص درجہ چاہتا ہوں؟ | کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ |
| میں چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے؟ | اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو۔ |
| عادل بننا چاہتا ہوں؟ | دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو۔ |
| کیا چیز جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی؟ | دنیا کی مصیبتوں پر صبر۔ |

ثانیہ ناز (انڈہ موٹر)

معصوم بچی کا حسرت ناک واقعہ

اسلام آنے سے قبل زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بنو تمیم میں بچیوں کو دفن کرنے کا ظالمانہ رواج کچھ زیادہ تھا۔ اس قبیلے کے سردار قیس بن عاصم جب اسلام لائے تو انہوں نے اپنی معصوم بچی کو اپنے ہاتھوں سے دفن کرنے کا حیرت ناک واقعہ سنا ہے۔ یوں کیا: یا رسول اللہ میں گھر سے باہر سفر پر گیا ہوا تھا میرے بعد میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی میں گھر میں ہوتا تو اس کی آواز سنتے ہی اسکو مٹی میں دبا کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیتا لیکن ماں جیسے تیسے اسکو چند دن تک پالتی رہی مگر چند دن پالنے کی وجہ سے ماں کی متانے کچھ ایسا جوش مارا کہ وہ اس لقور سے نذر اٹھی کہ باپ آکر اس فرشتے کو مٹی میں زندہ دبا دے گا چنانچہ اس خوف سے اس نے اپنی پیاری بچی کو اسکی خالہ کے بھیج دیا کہ وہاں پرورش پا کر جب بڑی ہو جائے گی تو باپ کو بھی رحم آجائے گا میں جب سفر سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ میرا بچہ مر گیا ہے اور بچی اپنی خالہ کے زیر سایہ پلتی رہی یہاں تک کے کافی بڑی ہو گئی خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کسی ضرورت سے میں ایک دن گھر سے باہر گیا ماں نے یہ سوچا کہ آج بچی کا باپ گھر پر نہیں ہے کیوں نہ اسکو بلالوں اور ماں نے اسکو بلا یا خدا کرنا ایسا ہوا کہ جب باپ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ گھر میں ایک پیاری اور خوبصورت بچی سنی ہوئی ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے، بیوی نے سارا قصہ سنا دیا اور ماں نے جب اس سے کہا کہ یہ تمہارے باپ ہیں تو وہ مجھ سے گلے لگ گئی اور ابا ابا کہہ کر پکارنے لگی اس طرح دن گزرتے گئے اور لڑکی پیار و محبت کے سائے میں ہر فکر سے بے پرواہ پرورش پاتی رہی۔ مگر اسکو دیکھ کر میں کبھی کبھی سوچتا کہ مجھے داماد والا بنا پڑے گا مجھے یہ ذلت برداشت کرنی ہوگی میری ساری عزت خاک میں جل جائے گی اور آخر کار میری غیرت نے مجھے جھوٹا میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور میں نے طے کر لیا کہ ذلت کا سامان کو دفن کر کے ہی دم لوں گا اور میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو تیار کر دو دعوت میں جانا ہے بیوی نے تیار کر دیا بچی چمک رہی تھی کے ابا جان کے ساتھ جانا ہے میں اسکو سنسان جنگل میں لے گیا اور بچی کو دتی اور چمکتی چل رہی تھی یہاں تک کے میں ایک جگہ جا کر رک گیا اور گڑھا کھود رہا تھا بچی پوچھتی ابا جان آپ یہ کیا کر رہے ہیں اسے کیا خبر تھی کہ ظالم باپ اس چمکتی پھول سی بچی کے لئے قبر کھود رہا ہے تاکہ ہمیشہ کے لئے اسکو خاموش کر دیں۔

گڑھا کھودتے ہوئے جب میرے پیروں اور کپڑوں پر مٹی آتی تو وہ اپنے ہاتھوں سے ہٹاتی اور مٹی جھاڑتی اور توتلی زبان میں کہتی ”ابا آپ کے کپڑے خراب ہو رہے ہیں۔“ جب میں نے گڑھا کھود لیا تو اس کھلیتی بچی کو اس گڑھے میں پھینک دیا اور جلدی جلدی اس پر مٹی ڈالنے لگا بچی مجھے حیرت سے دیکھتی رہی اور چیختی رہی ابا جان میرے ابا جان کیا کر رہے ہیں اور میں بہرہ اور اندھا گونگا بن کے اپنا کام کرتا رہا وہ بچی کو زندہ دفن کر کے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے گھر واپس آ گیا۔

معصوم بچی کی مظلومیت بے بسی کا یہ حسرت ناک واقعہ سن کر رحمت دو عالم ﷺ کا دل بھر آیا آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور کہہ رہے تھے ”یہ انتہائی سنگدل ہے“ جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا خدا اس پر کیسے رحم کھائے گا۔

افشین عمران / ربیعہ ناز (انڈہ موڑ)

معلومات

- ☆ طوطا وہ جانور ہے جو پرندوں میں سب سے زیادہ طویل عمر پاتا ہے اس کی اوسط عمر ستر (۷۰) سے پچھتر (۷۵) سال کے درمیان ہوتی ہے۔
- ☆ کارٹون فلم کے موجد کا نام ”والٹ ڈزنی“ ہے۔
- ☆ بسکٹ جو بچے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ وہ فرانسیسی زبان کا لفظ ہے۔
- ☆ دنیا کا سب سے بڑا عجائب گھر ”لندن“ میں ہے۔
- ☆ سفید ہاتھیوں کی سرزمین ”تھائی لینڈ“ کو کہا جاتا ہے۔
- ☆ سب سے بھاری گیس ”ریڈون گیس“ ہے۔
- ☆ مکھی کا قبرستان دنیا کا سب سے بڑا قبرستان ہے۔
- ☆ آواز ایک منٹ میں (1273) میل فی منٹ کی رفتار سے ہوا میں سفر کرتی ہے۔
- ☆ انسانی جسم میں چھ سو (۶۰۰) سے زیادہ مسلز (Muscles) ہیں۔
- ☆ ”Chile“ میں ڈائنوسارز کے (40) چالیس سے زائد ڈھانچے دریافت ہوئے ہیں۔
- ☆ انسانی جسم میں ۵ لیٹر خون ہوتا ہے۔
- ☆ چمگاڈروہ جانور ہے جس کی آنکھیں نہیں ہوتیں جب کہ سانپ وہ جانور ہے جس کی پلکیں نہیں ہوتیں اور وہ کھلی آنکھوں سے سوتا ہے۔ ڈولفن وہ سمندری مخلوق ہے جو ایک آنکھ بند کر کے سوتی ہے۔
- ☆ کمپیوٹر جو کہ جدید دور کی ایجاد ہے ان کے بانی چارلس بیچ (Charles Babage) ہیں جب کہ کمپیوٹر سوفٹ ویئر کے بانی (Bill Gates) ہے جو ”AUTISM“ کا مریض ہے۔
- ☆ آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہوگی کہ جب آپ سو رہے ہوتے ہیں تب آپ کا قد 0.3 انچ بڑھ جاتا ہے لیکن جب آپ واپس جاگتے ہیں تو آپ کا قد واپسی اپنی سابقہ لمبائی برآ جاتا ہے اس کی وجہ کشش ثقل (Force of Gravity) ہے۔

محمد سعد سلیم (واٹر پمپ)

XXX=====XXX

اچھی باتیں

حضور ﷺ نے فرمایا!

- ۱۔ تقدیر کو دعا الٹ دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔
- ۲۔ جس گھر میں تعلیم اور نیک ماں ہو وہ گھر تہذیب اور انسانیت کی یونیورسٹی ہے
- ۳۔ کسی دوسرے کے جانب انگلی اٹھانے سے پہلے سوچ لو کہ باقی چار انگلیاں آپکی طرف ہیں۔
- ۴۔ مجھے وہ دوست پسند ہے جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیاں مجھے سمجھائے۔
- ۵۔ اللہ کے خوف سے گرنے والا آنسو جھوٹا ہی کیونہ ہو لیکن اس میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ سمندر جتنے گناہ مٹا دیتا ہے۔
- ۶۔ جب سانپ زندہ ہو تو چیونٹیاں کھاتا ہے اور جب سانپ مر جائے تو چیونٹیاں اسے کھاتی ہیں وقت کبھی بھی بدل سکتا ہے۔
- ۷۔ بُرے لوگوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے نیک لوگوں کی صحبت۔
- ۸۔ زندگی میں بڑا کام صرف وہی انسان کر سکتا ہے جو چھوٹے کام کیلئے اپنے آپ کو تیار کرے۔
- ۹۔ سب کچھ کھو کر جس انسان میں حوصلہ ہو تو یقیناً اس نے کچھ بھی نہیں کھویا ہے۔
- ۱۰۔ جب سچ کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو جھوٹ کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔
- ۱۱۔ انسان کی سچی بڑائی لوگوں کے دماغوں سے زیادہ دلوں پر اثر کرتی ہے۔
- ۱۲۔ جلد بازی حماقت ہے یہ انسان کی بدترین کمزوری ہے۔

افراء اجمل (سرجانی ٹاؤن)

XXX

XXX

ہائے رہے فیس بک (FACEBOOK)

حامد یار کیا بات ہے اتنی زبردست نوکری ملی ہے ٹریٹ تو بنتی ہے جناب، ہلا اب حامد کے دوست صابر کو اس کی نوکری کا کیسے پتہ چلا تو جناب صابر نے فیس بک پر حامد کا اسٹیٹس دیکھا تھا۔ عائشہ آج سارہ سے بہت ناراض تھی کیونکہ سارہ نے عائشہ کی تصویر (پروفائل پیکچر) پر کوئی رائے (کومنٹ) نہیں اور نہ ہی اس کو پسند (لائک) کیا۔ یہ وہ روزانہ کی باتیں اور واقعات ہیں جس کا حصہ زیادہ تر ہماری نوجوان نسل ہے۔ سماجی رابطوں کی یہ ویب سائٹس آج کل ہماری زندگیوں میں خون کی طرح سرایت کر گئی ہیں اور آج کل لوگ اپنا زیادہ تر وقت ان ہی ویب سائٹس کے ساتھ گزارتے ہیں۔ بیشک آج کل کے جدید اور تیزی سے ترقی کی طرف گامزن دور میں ان ویب سائٹس کی اہمیت سے انکار نہیں۔ ہم کیا سوچتے ہیں۔ کیا محسوس کرتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں۔ ہمارا مزاج کیسا ہماری طبیعت کیسی ہے یہ سب کچھ ہم بہت آرام سے فیس بک پر بتا رہے ہوتے ہیں۔ ہماری ذاتی زندگی کے معمولات اب ذاتی نہیں رہے سب ایک دوسرے کے بارے میں سب جانتے ہیں بغیر میل جول اور بات کیے بغیر تو جی یہ کمال ہے فیس بک کا اب تو اگر کوئی زیادہ عرصے فیس بک پر نہیں آئے تو ہمارے دوست احباب پوچھتے ہیں خیریت ہے بڑے دن سے فیس بک پر نہیں آئے گویا فیس بک پر روزانہ بیٹھنا کوئی بہت اہم فریضہ ہے ادا نہیں کیا جا رہا۔ اگر کوئی اہم اطلاع دینی ہے تو اپنا اسٹیٹس لگا دیں سب کو خبر ہو جائیگی اور اگر آپ فیس بک پر نہ بیٹھنے کی وجہ سے بے خبر رہ گئے تو جناب غلطی پھر آپ کی ہے اسی حوالے سے ایک بات یاد آئی ہماری ایک دوست عمرہ پر گئیں ہمیں پتہ نہیں چلا ہم نے پوچھا تو کہنے لگیں ارے فیس بک پر اسٹیٹس تو لگایا تھا اب ہم چپ ہو گئے اور کیا کرتے اس کے علاوہ خیر جناب یہ سائنسی ایجادات اور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے ہم ان سماجی رابطوں کی ویب سائٹس سرفہرست فیس بک کے استعمال سے انکاری نہیں لیکن اس کے استعمال میں احتیاط لازم ہے۔ جس چیز کو کم اور مثبت طریقے سے استعمال کیا جائے وہ پائیدار ہوتی ہے تو جی فیس بک کی مثال بھی ایسی ہے۔ کم استعمال اور احتیاط سے استعمال تاکہ بڑے مسئلوں، فساد اور وقت کو ضائع ہونے سے بچا جائے۔ اور ان ویب سائٹس پر ذاتی معمولات کو زیر بحث لانے کے بجائے سماجی مسائل کو زیر بحث لایا جائے تو بہتر ہے۔

انوشیہ قریشی